عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۵ محرم تا کیم صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۵۲

مرزا قادیانی کا کشکولِ دعاوی اور فتح مبین

امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تاریخی حالات و واقعات کے آئینہ میں

معاشرہ کی تعمیر کے عناصر اور انسانیت کاملہ کا درس

قرآن و سنّت کا اعجاز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کی سرگرمیاں

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

فریحہ مبارک' کراچی (ازدواجی مسائل)

س.... میری شادی کو ایک سال ہوچکا ہے۔ شوہر ڈاکٹر ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس پورے عرصہ میں مجھ سے ایک دفعہ بھی ازدواجی تعلق قائم نہیں کرسکے۔ میں نے اپنے گھر والوں کو بتایا۔ انہوں نے سمجھایا کہ علاج کرائیں' مگر شوہر صاحب علاج سے غافل ہیں۔ میں نے ایک سال بعد ان کے بھائی بہنوں کے سامنے معاملہ کھولا تو وہ الٹا مجھ ہی پر الزام لگانے لگے۔ اس صورت حال میں معلوم یہ کرنا ہے کہ اگر شوہر ازدواجی تعلق پر قادر نہ ہو تو میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا شرعاً" کیسا ہے؟ اور اگر علیحدگی ہوجائے تو میرا سامان اور زیور جو میکے اور سسرال کی طرف سے دیا گیا تھا اور جو چیزیں مجھے تحفہ میں ملی ہیں' کیا وہ سب مجھے واپس ملیں گی؟

ج.... اگر شوہر حقوق زوجیت پر قادر نہ ہو تو اس کو ایک سال کی مہلت دی جاتی ہے۔ ایک سال میں بھی قادر نہ ہو تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ بیوی کو علیحدہ کردے یا عدالت دونوں کے درمیان جدائی کردے۔ عورت کو مہر تو ملے گا' لیکن دونوں طرف کے اخراجات ہر ایک کو واپس کردیئے جائیں گے۔ بیوی کو اس کا جہیز پورا واپس کردیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

محمد رحیم چنہ' کنڈیارو (مسئلہ جمعہ)

س.... کنڈیارو شہر کے نزدیک ۳ یا ۴ کلومیٹر کے فاصلے پر کچھ دیہات ہیں' جن میں تقریباً" ۳۰۔۴۰ گھر مسلمانوں کے ہیں۔ ان دیہاتوں میں پنجگانہ نماز کا انتظام نہیں ہے۔ ۸ یا ۱۰ سال سے یہاں جمعہ اور عید کی نمازیں پڑھائی جارہی ہیں۔ ایک مولوی صاحب کے کہنے پر کچھ گاؤں میں جمعہ بند ہوگیا ہے۔ کیا ان دیہاتوں میں جمعہ کی نماز ہوجائے گی؟

ج.... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جمعہ شہر یا قصبہ میں ہوتا ہے' دیہات میں نہیں ہوتا' اس لئے ان جگہوں پر ظہر کی نماز پڑھا کریں۔ یہاں جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

کمال خان یوسف زئی' کوئٹہ (معذور)

س.... میرا کینسر کا آپریشن ہوا ہے۔ نیچے سے سیل کردیا ہے۔ پیٹ سے گندگی کا سلسلہ کیا ہوا ہے' جس پر میرا کنٹرول نہیں۔ بیگ لگایا ہوا ہے' اس میں گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ ہر نماز کے لئے بیگ تبدیل کرتا رہتا ہوں اور تازہ وضو کرتا ہوں' مگر تلاوت کے لئے ہمت نہیں ہوتی' قرآن مجید کو ہاتھ لگاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ میرے لئے تلاوت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج.... آپ معذور ہیں۔ علما سے معذور کے احکام معلوم کرکے ان پر عمل کریں۔

عنایت اللہ' خیرپور میرس

(داڑھی' زکوٰۃ وتر)

س.... اگر داڑھی کے بال چھوٹے بڑے ہوں تو کیا داڑھی ایک مشت رکھنا چاہئے؟ اور اگر داڑھی یکساں ہو تو لمبی داڑھی کیا جائز ہے؟

ج.... داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس کا کاٹنا جائز نہیں' خواہ چھوٹی بڑی نظر آئے' اور اگر ایک مشت سے زائد ہوجائے تو زائد کو کاٹنا صحیح ہے۔

س.... زکوٰۃ واجب ہے یا فرض؟

ج.... زکوٰۃ فرض ہے۔

س.... وتر پڑھنے کا حکم اگر اللہ کی جانب سے ہے تو یہ فرض ہے یا واجب؟

ج.... واجب ہے۔

س.... فرض کریں میں نے ایک لاکھ روپے سے کاروبار شروع کیا تھا' اور سال کے اختتام پر میرا کاروبار بڑھ کر پانچ لاکھ روپے تک ہوگیا تو کیا کاروبار جس رقم سے شروع کیا تھا' اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی؟ یا جو آخر میں موجود ہے اس پر؟

ج.... سال کے بعد جب زکوٰۃ ادا کرنے کا موقع آئے تو جتنی رقم یا مالیت آپ کے پاس موجود ہے' اس پر زکوٰۃ ادا کریں۔

س.... میں نے ایک دکان کاروبار کی نیت سے پگڑی پر خریدی تھی۔ پورا سال گزر گیا' لیکن کوئی کاروبار نہیں کیا۔ تو کیا جتنی رقم کی دکان ہے' اس کی زکوٰۃ نکالنی پڑے گی؟

ج.... اس پر زکوٰۃ نہیں۔ (واللہ اعلم)

اظہار الدین' کراچی (ہندوؤں اور پارسیوں سے تعلقات)

س.... ہمارے ایک دوست کے ہندوؤں اور پارسیوں کے ساتھ تعلقات ہیں یعنی دوستی اور ساتھ کھانا پینا ہے۔ پچھلے دنوں آپ کے کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں پڑھا تھا کہ قادیانیوں کے لئے وہی حکم ہے' جو کہ سکھوں' ہندوؤں اور چوڑوں وغیرہ کے لئے ہے قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی بھی تعلق رکھنے کی سخت ممانعت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہندوؤں اور پارسیوں وغیرہ کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے؟

ج.... ان غیر مسلموں کے ساتھ کوئی دوستانہ تعلق تو نہیں رکھا جائے' کیونکہ یہ ناجائز ہے' البتہ بوقت ضرورت ان کے یہاں کھانا پینا' بشرطیکہ حلال اور پاک ہو' جائز ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۵۲ ۲۵ محرم تا یکم صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- عیسائی بشپ کا ناجائز اقدام ۴
- مرزا قادیانی کا کشکول دعاوی اور فتح مبین.....(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۲
- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری "تاریخی حالات و واقعات کے آئینے میں (زاہد منیر عامر) ۹
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کی سرگرمیاں (محمد سعید انجم، محمد ابوبکر مسلم) ۱۴
- قانون توہین رسالت انسانی حقوق اور امریکی مداخلت (محمد عطاء اللہ صدیقی) ۱۶
- معاشرہ کی تعمیر کے عناصر اور انسانیت کاملہ کا درس.................... قرآن و سنت کا اعجاز.........(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) ۱۹
- عبدالقادر حسن کے نام کھلا خط........(جناب وحید احمد صدیقی) ۲۴
- اخبار ختم نبوت ۲۵

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171-737-8199.

ناشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ میزوٹا لائن کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیسائی بشپ کا ناجائز اقدام

اخباری اطلاع کے مطابق بشپ جان جوزف نے ساہیوال کی اس عدالت کے باہر جہاں گزشتہ دنوں ایوب مسیح نامی شخص کو توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے پر قانون کے مطابق پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی احتجاجاً خودکشی کرلی۔ خودکشی سے قبل ایک بیان اور خط انہوں نے تحریر کیا جس میں انہوں نے اس خودکشی کو توہین رسالت کے قانون کو ختم کرانے کے سلسلے میں اپنی قربانی قرار دیا۔ یہ بشپ صاحب گزشتہ کافی عرصہ سے اس قانون کو حقوق انسانی کے خلاف قرار دے کر اس کی منسوخی کا مطالبہ کررہے تھے اور ایوب مسیح کے سلسلے میں اپیل کے لئے وکلاء کو بھی تلاش کررہے تھے۔ اس خودکشی پر پوری عیسائی برادری نے غم و غصہ کا اظہار کیا اور پوپ کی طرف سے تعزیتی خط جاری کیا گیا ہے' جبکہ پاکستانی حکومت نے اس واقعہ کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ قانون صرف عیسائیوں کے لئے نہیں بلکہ ہر فرد کے لئے ہے اور جس طرح نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے اس قانون کے تحت مجرم قرار پاتے ہیں' اسی طرح دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین پر بھی یہ قانون حرکت میں آتا ہے' اس لئے بشپ کا یہ اقدام پاکستان کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔ عیسائی اور یہودی اس وقت پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں اور روسی سپرطاقت کی افغانستان کے مجاہدین کے ہاتھوں شکست کے بعد امریکہ' برطانیہ' فرانس' جرمنی وغیرہ دنیا بھر میں عیسائیت کے فروغ اور عیسائیت کے قوانین کے مطابق دیگر اقوام کو زندگی گزارنے پر مجبور کرانے کی پالیسی پر عمل کررہے ہیں اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کا ہتھیار انہوں نے استعمال کرنے کا وطیرہ بنایا ہوا ہے اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کی تلوار جس پر چاہیں چلادیتے ہیں اور جس پر چاہیں نہیں چلاتے۔ بدقسمتی سے ہمارے حکمران اپنے اقتدار کے تحفظ یا اپنے کشکول کو بھرنے کے لئے ان کے جائز اور ناجائز مطالبات مانتے چلے جارہے ہیں دراصل ہمارے حکمران کے دلوں میں ایمان اور دین کی محبت سے زیادہ اقتدار کی محبت ہے' جس کے تحفظ کے لئے وہ اسلام اور ملک تک کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ بے نظیر کے گزشتہ غیر شرعی دور حکومت میں جب ہماری عدلیہ نے تمام قواعد کے مطابق دو مسیحی جوڑوں کو توہین رسالت پر پھانسی کی سزا سنائی تو اس حکومت نے بڑے احترام اور اعزاز و اکرام کے ساتھ ان دونوں کو جرمنی روانہ کردیا اور معذرت بھی کی' جس سے عیسائیوں کے حوصلے بڑھ گئے اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے کئی واقعات توہین رسالت کے رونما ہوئے۔ اگر پہلے ہی مرحلے پر ان واقعات کا سدباب ہوجاتا تو آج یہ نوبت نہیں آتی۔ امریکہ بہادر نے لیبیا کے ایک باشندے کی جانب سے امریکی صدر کے قتل کی سازش کرنے کے شبہ پر گزشتہ کئی سال سے لیبیا کے مسلمانوں کو اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کا نشانہ بنایا ہوا ہے اور ادھر مسلمانوں کے لئے اس کے انسانی حقوق کا چارٹر یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کی موجودگی میں کوئی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے اور اس کو کچھ نہ کہا جائے۔ مغرب نے خود تو مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ملعون رشدی کو پناہ دی ہوئی ہے اور مسلمانوں کے مطالبات کے باوجود اس کے خلاف قانونی کارروائی تک کے لئے تیار نہیں اور ادھر مسلمانوں کو مجبور کیا جارہا ہے کہ اپنے ملک سے توہین رسالت کا قانون بھی ختم کردیں۔ مغرب اور عیسائیوں پر یہ بات واضح ہونا ضروری ہے کہ توہین رسالت کے قانون سے خود ان کا فائدہ ہے اس قانون کی وجہ سے ایسے ملعون اور شریر عیسائی محفوظ ہیں جو سرعام توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں اور مسلمان ان کو قانون کے حوالے کردیتے ہیں' اگر یہ قانون نہ ہو تو پھر ہر مسلمان آزاد ہوگا کہ وہ جس طرح چاہے اپنے آقا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے سے اپنی صوابدید اور اپنے جذبات کے مطابق معاملہ کرے۔ اس صورت میں پھر کوئی بھی عیسائی محفوظ نہیں رہے گا اور آئے دن فسادات ہوں گے' جس کی ذمہ داری خود مغرب اور عیسائی رہنماؤں پر ہوگی۔ بشپ کا یہ طرز عمل پاکستان کے قانون کے بھی خلاف ہے اور خود عیسائی مذہب کے بھی خلاف ہے۔ عیسائی مذہب بھی انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کی اجازت نہیں دیتا اور خودکشی خود عیسائی مذہب میں بھی حرام ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کریں گے کہ عیسائی بشپ نے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالنے کے لئے جو ناجائز اور حرام حربہ استعمال کیا ہے پاکستانی قوانین کے مطابق اس پر کارروائی ہونی چاہئے۔ اسلام اقلیتوں کو حقوق دیتا ہے لیکن اقلیتوں کو کوئی بھی مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ ملکی قانون کو اس طرح دباؤ ڈال کر بدلنے کی کوشش کریں۔ عیسائی بشپ نے پاکستان کا شہری ہوتے ہوئے اس جرم کا ارتکاب کیا اور پاکستان کو پوری دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کی۔ ان تمام چیزوں کو اگر پیش نظر نہیں رکھا گیا تو آئندہ عیسائی اور دیگر اقلیتیں مسلمانوں کو اور حکومت کو اسی طرح بلیک میل کرتی رہیں گی۔ ہم عیسائی برادری سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ پاکستانی ہیں' پاکستان کی بقا میں ان کی بقا ہے' پاکستان کے مسلمان ان کے خیرخواہ ہیں' چند جذباتی رہنماؤں کی باتوں میں آکر وہ غیر ملکی آلۂ کار نہ بنیں اور نہ مغرب کی سازش کا شکار ہوں۔ پاکستانی قوانین کا احترام اور پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرکے ہی وہ پاکستان میں خوشحال زندگی گزار سکتے ہیں' اسی میں سب کی بہتری ہے۔

جمعہ کی تعطیل کا خاتمہ

جمعۃ المبارک مسلمانوں کا مقدس دن ہے اور اس دن کی عبادت کو دوسرے دن کے مقابلے میں فضیلت و اہمیت حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کو مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح مسلمانوں کے لئے اس دن کام کرنا حرام نہیں لیکن زیادہ عبادت کرنا بہتر اور افضل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس دن صبح ہی سے عبادات میں مصروف ہوجاتے تھے' اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب فجر کے لئے تشریف لاتے تو پھر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد واپس جاتے۔ اطراف کے صحابہ کرام فجر کے بعد جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوتے اور نماز جمعہ ادا کرکے واپس لوٹتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے" "اس دن درود شریف پڑھنے والے کو ستر گنا اجر ملتا ہے۔ الغرض جمعۃ المبارک مسلمانوں کے لئے مبارک ترین دن ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی اسلامی مملکت قائم ہوئی تو اس میں اس دن کو عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا اور اس دن عام طور پر کاروبار وغیرہ بند رکھا گیا تاکہ مسلمان اطمینان سے عبادت کے لئے تیاری کرسکیں۔ اس وقت بھی جو ممالک اسلامی ہیں تقریباً ان سب میں جمعہ کے دن تعطیل ہوتی ہے۔ سعودی عرب' متحدہ عرب امارات' کویت' شام' مصر وغیرہ میں جمعہ کے دن چھٹی ہوتی ہے۔ سعودی عرب میں رہنے والے حضرات جمعرات کو حرم مکہ اور حرم مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے ہیں اور جمعہ کی چھٹی والے دن عمرہ کی ادائیگی کرلیتے ہیں یا روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کی سعادت حاصل کرلیتے ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا' خیال تھا کہ جلد ہی اس میں ایک اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ قائم ہوگا لیکن ہمارے حکمرانوں نے اسلام کا نام تو قیام پاکستان کے لئے استعمال کیا لیکن پاکستان بدقسمتی سے اسلامی مملکت کی شکل اختیار نہ کرسکا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی جلدی رحلت اور قائد ملت کی شہادت کی وجہ سے اقتدار انگریزوں کے کاسہ لیسوں کے ہاتھ میں آگیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ' مفتی محمد شفیعؒ' مولانا عبدالحامد بدایونیؒ' مولانا احمد علی لاہوریؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مفتی محمودؒ' علامہ سید سلیمان ندویؒ' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے بہت کوششیں کیں لیکن حکمران طبقہ اسلامی نظام کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں ہوا بلکہ ملک کو سیکولر بنانے کی کوشش کی گئی۔ ایوب خان کے دور آمریت میں اس میں زیادہ تیزی آگئی اور ماڈرن اسلام کے نام پر لادینیت کو فروغ دیا گیا۔ بقول قدرت اللہ شہاب کے پاکستان کے نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" سے اسلامی کا لفظ نکالنے) کی کوشش کی گئی۔ ملک کو بالکل مغربی

معاشرے کے رخ پر لے جایا گیا‘ لیکن پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے مل کر ایوب خان کی ان کوششوں کو ناکام بنادیا۔ اس کے بعد یحییٰ خان نے ملک کو شراب و کباب کے حوالے کرکے ملک کی سرحدات کو نہ صرف غیر محفوظ کردیا بلکہ ملک ہی کو دولخت کردیا۔ جناب بھٹو صاحب نے بھی ملک کو بے حیائی اور بے دینی کے ماحول میں رنگنے کی کوشش کی‘ لیکن علمائے کرام کی کوششوں سے دو ایسے کام بھٹو صاحب کے دور میں ہوگئے جن کو آج تک حکمران ناپسندیدگی کے باوجود ختم نہ کرسکے‘ ایک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا‘ اور دوسرا جوا اور شراب پر پابندی اور جمعہ کی چھٹی۔ اگرچہ بھٹو صاحب نے آخری اقدامات قومی اتحاد کی تحریک کو ناکام بنانے کے لئے اور اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے کئے تھے‘ لیکن اس کا اقتدار بھی ختم ہوگیا اور قومی اتحاد کی تحریک بھی مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ملک کو صحیح رخ پر لے جانے کی کوشش کی لیکن ان کی خواہش تھی کہ ملک میں اسلام کو تدریجی طور پر نافذ کیا جائے۔ قومی اتحاد کے اشتراک سے انہوں نے اپنی حکومت مضبوط کی‘ لیکن مفتی محمود‘ مولانا عبدالستار خان نیازی‘ میاں طفیل محمد کی کوششوں کے باوجود وہ اسلام کے چند قوانین ہی نافذ کرسکے اور ان تمام اسلامی قوانین کو انہوں نے مجلس شوریٰ سے منظور کرالیا جس کی وجہ سے آج تک کوئی حکومت ان قوانین کو ختم نہ کرسکی۔ اگرچہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف حکومتوں کی کوشش رہی کہ ان ترامیم کو ختم کردیا جائے‘ لیکن عوامی دباؤ کے خوف سے یہ حکومتیں اپنی ان کوششوں میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ بے نظیر بھٹو کی غیر شرعی حکومت نے اپنے دونوں دور اقتدار میں جمعہ کی چھٹی ختم کرنے اور حدود و قصاص کے قوانین اور توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی بھرپور کوشش کی‘ لیکن علمائے کرام کی قیادت میں پوری قوم میدان عمل میں اتر آئی اور بے نظیر کی غیر شرعی حکومت کو اپنا یہ اقدام واپس لینا پڑا۔ جناب نواز شریف صاحب اس دفعہ اقتدار پر براجمان ہوئے تو ان کا اعلان یہ تھا کہ وہ ”خلافت راشدہ کا نظام قائم کریں گے“ اور ملک کو اسلامی خطوط پر ہموار کریں گے‘ اور ان کے سرپرست اعلیٰ جنرل ضیاء الحق مرحوم جو کام مکمل نہ کرسکے اسے وہ مکمل کریں گے‘ اور تھوڑے ہی عرصہ میں پاکستان ایک اسلامی مملکت بن جائے گا‘ اور تمام غیر اسلامی قوانین ختم ہوجائیں گے‘ لیکن بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ اپنی پہلی تقریر میں انہوں نے کسی اسلامی اقدام کا اعلان کرنے کے بجائے جمعہ کی چھٹی پر شب خون مارا اور ایک ہی جملے میں ۲۰ سال سے قائم ایک ایسے نظام کو جس سے پاکستان کا اسلامی تشخص قائم تھا ختم کردیا۔ قرآن کی آیت کی غلط تشریح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”اس دن رزق تلاش کرنے کا حکم ہے“ اور عجیب بات یہ ہے کہ آیت کا ترجمہ تو یہ کیا کہ ”نماز پڑھنے کے بعد رزق تلاش کرو“ اور کام کا وقت مقرر کیا گیا صبح ۹ بجے سے ۲ بجے تک۔ اس سے زیادہ اس قرآنی آیت کی تحریف اور کیا ہوسکتی ہے کہ اپنے ایک غیر اسلامی اقدام کے لئے قرآن مجید کا غلط ترجمہ کیا جائے۔ قرآن مجید میں یہودیوں اور عیسائیوں کی تردید کے لئے کہا گیا ہے کہ ان کے نزدیک ہفتہ اور اتوار کو کام کرنا حرام تھا‘ لیکن اسلام میں جمعہ کو کام کرنا حرام نہیں‘ اس لئے نماز پڑھنے کے بعد رزق تلاش کرنے کے لئے نکل جاؤ‘ البتہ نماز کے اوقات میں کام کرنا حرام قرار دیا گیا۔ اس کے برعکس اتوار کی چھٹی کرکے عیسائیوں کی مشابہت اختیار کی گئی‘ جس کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سختی سے ممانعت کرتے ہوئے یہاں تک کہا گیا ہے کہ ”جو ان کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان ہی میں سے ہوگا۔“ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے ”قیامت کے دن اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔“ وزیر اعظم صاحب کو جن حضرات نے قرآن مجید کا یہ تحریف شدہ ترجمہ بتایا ہے اور ان کے ذہن میں یہ خیال ڈالا ہے کہ جمعہ کی چھٹی ختم کرکے اور اس دن کام کرکے وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت کررہے ہیں تو ان حضرات کو انہیں یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ اتوار کی چھٹی کرکے وہ کس کی تقلید کررہے ہیں؟ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ہفتہ میں کسی دن چھٹی نہیں کرنا چاہتے۔ جمعہ کی چھٹی ختم کرتے ہوئے یہ عذر پیش کیا گیا کہ اس چھٹی کی وجہ سے ہم تین دن مغربی ممالک سے کٹے رہتے ہیں‘ حالانکہ اس سے زیادہ احمقانہ دلیل اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ امریکہ اور پاکستان اور اسی طرح مغربی ممالک اور پاکستان کے وقت میں کافی فرق ہے‘ امریکہ میں رات اور پاکستان میں دن۔ برطانیہ پانچ گھنٹے پیچھے‘ جاپان کا بھی اسی طرح فرق ہے ہم کسی بھی دن چھٹی کریں کوئی فرق نہیں پڑے گا ان کے ساتھ ہم نے رات کو رابطہ کرنا ہے۔ پھر آج کا دور ٹیلیکس‘ فیکس‘ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کا دور ہے‘ اس میں وقت کی کوئی قید نہیں‘ جب چاہیں ایک دوسرے سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ جناب نواز شریف نے جمعہ کی چھٹی ختم کرکے قوم کو عندیہ دیا تھا کہ اس کی وجہ سے کاروبار میں ترقی ہوگی‘ تجارت بڑھے گی‘ نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا اور چھٹی کی وجہ سے جو خرافات ہوتی ہیں اس سے بچا جائے گا‘ ایک سال کے تجربہ سے یہ تمام باتیں غلط ثابت ہوئیں‘ سرکاری محکموں اور بینکوں وغیرہ میں بارہ بجے چھٹی ہوجاتی ہے‘ اسی طرح کالجوں اور اسکولوں میں ۱۲ بجے چھٹی ہوتی ہے‘ ان میں کام کرنے والے اور تعلیم حاصل کرنے والے مسلمان نہ اپنے اداروں میں نماز ادا کرسکتے ہیں اور نہ گھر پہنچ کر ادا کرسکتے ہیں‘ اکثر کی نمازیں اس طرح ضائع ہوئیں اور ہمارے وزیر اعظم صاحب کے لئے گناہ کا بن گئیں ہیں‘ وزیر اعظم کا اعمال نامہ ہر جمعہ کے دن مزید سیاہ ہوتا جاتا ہے‘ اور وزیر اعظم صاحب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ تمام پرائیویٹ اداروں نے صبح ۹ بجے سے شام ۵ بجے تک کا وقت ہی جمعہ کے دن کام کے لئے مقرر کیا ہے اور جناب وزیر اعظم کی اتفاق فیکٹری میں بھی یہی وقت ہوگا‘ اور ٹھیکیداری پر کام کرنے والے اپنے کام کی وجہ سے جمعہ پڑھنے نہیں جاسکتے‘ اور بے شمار ادارے ایسے ہیں جو جمعہ کی نماز کی چھٹی تک نہیں دیتے‘ خاص کر آپریٹوں‘ پبلک ڈیلنگ والے لوگوں اور چوکیدار اور حفاظتی عملہ کو‘ ان تمام افراد کی نمازیں ضائع ہونے کا وبال اور گناہ بھی وزیر اعظم صاحب کے اعمال نامہ میں درج ہورہا ہے۔ جہاں تک مسئلہ ہے خرافات کا‘ وہ تو کیسے بھی ہو گناہ ہیں اب یہ خرافات تین دن ہوتی ہیں یعنی جمعہ‘ ہفتہ‘ اتوار‘ ان اضافی دنوں کا عذاب بھی وزیر اعظم صاحب کے اعمال نامے میں درج ہورہا ہے‘ جہاں تک خوشحالی اور تجارت کے فروغ کا تعلق ہے‘ ایک نہیں ہزاروں تجار اس بات کے شاکی ہیں کہ جب سے جمعہ کی چھٹی ختم ہوئی ہے ہم لوگوں کا کاروبار تباہ ہوکر رہ گیا ہے اور یہ سب وبال ہے جمعہ کی چھٹی ختم ہونے کا‘ کاروبار بھی گیا‘ نماز بھی گئی‘ جمعہ کی اہمیت بھی ختم ہوئی۔ خود نواز شریف معترف ہیں کہ تمام تر کوششوں کے باوجود اقتصادی اور معاشی پریشانی ختم نہیں ہورہی ہے۔ اصل علاج کی طرف توجہ نہیں کی تو کس طرح معاشی تباہی ختم ہو۔ سودی نظام ختم نہیں کیا جارہا ہے‘ اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت نہیں کی جارہی ہے‘ یہودیوں اور عیسائیوں کی تقلید میں اتوار کی چھٹی شروع کی جارہی ہے اور جمعہ کی چھٹی ختم کی جارہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے متوجہ ہوگی۔ ان مصائب اور پریشانیوں کو محسوس کرکے تاجروں کے ایک طبقے نے علمائے کرام کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کو مجبور کیا جائے کہ وہ جمعہ کی چھٹی بحال کرے‘ اور اگر حکومت نے یہ مطالبہ نہ مانا تو تاجر تنظیمیں از خود جمعہ کی چھٹی بحال کریں گی‘ اور اپنا کاروبار جمعہ کے دن بند رکھیں گی۔ تاجروں کا یہ فیصلہ برحق اور شریعت کے عین مطابق ہے‘ کیونکہ حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”معصیت گناہ اور خالق کی نافرمانی کے کام میں بندے کی اطاعت جائز نہیں۔“ اس اصول کے پیش نظر فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر والدین‘ دفتر کے بڑے‘ مالکان‘ حکومت وقت کے اہلکار کوئی حکم شریعت کے خلاف دیں تو اس پر کسی صورت میں عمل نہ کیا جائے۔ والدین کے بارے میں صرف اتنی رعایت ہے کہ ان کو نرمی کے ساتھ منع کیا جائے جبکہ باقی کو سختی کے ساتھ منع کیا جائے۔ اگر مالک مجبور کرے تو نوکری چھوڑنا واجب اور فرض ہے اور اگر حکومت وقت مجبور کرے تو ایسے ملک سے ہجرت کرنا ضروری ہے۔

فقہائے کرام کی ان تصریحات کے بعد تجار کا یہ فیصلہ بالکل درست اور شریعت کے مطابق ہے‘ اس لئے تاجروں کو فوری طور پر اس پر عمل کرنا چاہئے‘ جو تاجر اس میں ساتھ نہیں دے گا وہ گناہ گار ہوگا‘ البتہ ہم اپنے تمام سرکاری ملازمین اور پرائیویٹ اداروں کے ملازمین کی توجہ بھی اس طرف دلائیں گے کہ یہ حکم ان کے لئے بھی ہے‘ وہ بھی حکومت وقت کو مجبور کریں‘ پرائیویٹ اداروں کے مالکان کو مجبور کریں اور اگر حکومت نہ مانے تو جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ افراد چھٹی کی درخواست دیں۔ ہر ملازم کے پاس چھٹی کا کافی استحقاق ہوتا ہے‘ تمام ملازمین اس حق کو جمعہ کے دن چھٹی کرنے کے لئے استعمال کریں تاکہ حکومت مجبور ہوجائے‘ اور اگر ضرورت محسوس ہو تو تمام ملازمین جمعہ کی چھٹی کریں‘ انشاء اللہ اس اقدام سے جمعہ کی چھٹی بحال ہوگی تو پاکستان کا اسلامی تشخص دنیا بھر میں ابھرے گا‘ اور پاکستانی قوم کی نیک نامی ہوگی‘ اور اس کی اسلام سے محبت کا چرچا ہوگا۔

قادیانیت.............. تحریف قرآن

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرزا قادیانی کا کشکولِ دعاوی اور فتح مبین

صلح حدیبیہ سے واپسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ الفتح نازل ہوئی جس میں اس صلح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انعام خصوصی اور فتح مبین قرار دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ "فتح مبین" کی یہ بشارت ان پر نازل ہوئی ہے۔ ان پر نازل شدہ آیت معہ ترجمہ و تفسیر درج ذیل ہے:

انا فتحنا لک فتحا مبینا' لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما اخر

ترجمہ و تفسیر (از مرزا صاحب): "ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے' یعنی عطا فرمائیں گے' اور درمیان جو مکروہات و شدائد ہیں وہ اس لئے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دے۔ یعنی اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو قادر تھا کہ جو کام مد نظر ہے وہ بغیر پیش آنے کسی نوع کی تکلیف کے اپنے انجام کو پہنچ جاتا اور با آسانی فتح عظیم حاصل ہو جاتی' لیکن تکالیف اس [illegible]ت سے [illegible] کہ تا وہ تکالیف موجب ترقی مراتب اور مغفرت خطایا ہوں' (سبحان اللہ! کتنی عمدہ تفسیر ہے) آیت میں مغفرت وغیرہ کو فتح پر مرتب کیا گیا ہے اور مرزا جی اس کی ضد یعنی مکروہات و شدائد پر مرتب کر رہے ہیں۔"

(تذکرہ ۹۲ طبع چہارم)

فضیلت:

قادیانی امت ہر فضیلت و خصوصیت میں مرزا صاحب کو نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوی' قرار دیتی ہے بلکہ مرزا صاحب کی افضلیت بھی نمایاں کیا کرتی ہے۔ چنانچہ وہ یہاں بھی دعویٰ کرے گی کہ مرزا صاحب کی فتح مبین' کو دو وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فوقیت حاصل ہے۔ اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت منصب نبوت پر فائز ہونے کے اٹھارہ سال بعد ۶ھ میں حاصل ہوئی' اور مرزا صاحب کو منصب نبوت پر فائز ہونے سے اٹھارہ سال پہلے (مرزا محمود صاحب کی تحقیق کے مطابق مرزا صاحب ۱۹۰۱ء میں منصب نبوت پر فائز ہوئے' اور "فتح مبین" کی بشارت ان پر اٹھارہ سال پہلے براہین احمدیہ میں نازل ہو چکی تھی۔) دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سے عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ سرفراز ہوئے' اور مرزا صاحب پر دس مرتبہ یہ بشارت نازل ہوئی (دیکھئے تذکرہ طبع دوم صفحات ۵۰'۹۲'۲۳۹'۲۷۹'۲۸۳' ۳۶۵'۵۱۷'۶۲۵'۷۵۱) اب بتایئے کس کا مرتبہ بلند تر ہوا؟ نعوذ باللہ من الغباوۃ والغوایۃ۔

بہرحال مرزا صاحب ایک مرتبہ نہیں بلکہ دس مرتبہ صاحب فتح مبین بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چشم نمائی کر رہے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین کا نظارہ تو سب نے دیکھا' آیئے ذرا مرزا جی کی فتح مبین کا بھی نظارہ کرتے جائیں۔

مرزا جی کی پوری زندگی "فتح مبین" کی تفسیر تھی اور ان کی شاندار کامیابیوں کے ایک دو نہیں دسیوں میدان تھے' جن کی تفصیل کے لئے ضخیم مجلات بھی ناکافی ہیں۔ تاہم نہایت اجمال کے ساتھ چند اشارے یہاں بھی کر دینا مناسب ہو گا۔

پہلا میدان: دعاوی

مرزا جی نے جو معرکہ سب سے پہلے سر کیا' اور اولین و آخرین کو مات دیکر فتح مبین کا علم بلند کیا وہ ان کے دعاوی کا وسیع میدان ہے۔ "دعاوی مرزا" کے نام سے متعدد رسائل شائع ہو چکے ہیں' تفصیل کے لئے ناظرین ان کی طرف مراجعت فرمائیں' البتہ اس میدان میں مرزا جی کی "فتح مبین" کا نظارہ کرنے کے لئے چند نکات کو ملحوظ رکھیں۔

نکتہ اول' بسیط و مرکب:

مرزا جی سے قبل جن مدعیان دعوت و ارشاد نے مسند تقدس پر جلوہ افروز ہو کر خلق خدا کو اپنی جانب مائل کیا' ان سب نے ایک دو بسیط دعووں پر قناعت کر لی' کسی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا' کسی نے الوہیت اور خدائی کا' کوئی خدا کا بروز بنا' کوئی مسیح کا' کسی نے مہدویت کی مسند آراستہ کی' کسی نے حلول و ظہور کا "باب" کھولا۔ لیکن ہمارے مرزا جی کی ہمت بلند تھی جو کسی ایک آدھ دعویٰ پر قناعت نہ کر سکی بلکہ آپ نے ان تمام دعاوی کو جمع کر لیا جو آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کسی سچے جھوٹے مدعی نے کئے یا کرے گا۔ ملل [illegible] کی کتابیں کھولو! اور دنیا کے تمام بانیان مذاہب (خواہ وہ سچے ہوں یا جھوٹے) کے دعاوی کو ایک ایک کر کے پیش کرتے جاؤ' ہم ہر ایک کے مقابلہ میں

مرزا جی کا دعویٰ پیش کرتے جائیں گے۔ اس کے باوجود ہمارے مرزا جی کے دعاوی کا وسیع خزانہ ختم نہیں ہوگا۔ تم آدم علیہ السلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو پیش کروگے تو اس کے مقابلے میں مرزا جی کا صرف ایک شعر کافی ہوگا۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

(میری آمد سے ہر نبی زندہ ہوگیا' ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

انصاف کرو کہ "ہر نبی" اور "ہر رسول" کے لفظ سے کوئی نبی اور کوئی رسول باہر رہا؟ پیش کرو کہ تاریخ نبوت میں کسی عظیم الشان رسول نے کبھی اتنا بلند دعویٰ کیا ہو؟

تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ کرامؓ کو پیش کروگے تو اس کے مقابلے میں مرزا جی کا ایک فقرہ کافی ہوگا:

"میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر تو کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔" (معیار الاخیار ص۱۱)

تم خانوادہ اہل بیت کے گل سرسبد کو پیش کروگے تو مرزا صاحب فرمائیں گے۔

"صد حسین است در گریبانم"

(نزول المسیح ص ۹۹' روحانی خزائن ج ۱۸' ص ۴۷۷)

تم کسی بڑے سے بڑے نبی' ولی' صدیق' قطب' مجدد اور محدث کو پیش کروگے تو اس کے مقابلہ میں مرزا جی کا ایک جملہ کافی ہوگا **ان قدمی ہذہ علی منارۃ ختم علیہا کل رفعۃ** یعنی "یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص ۷۰' روحانی خزائن ج ۱۶' ص ۷۰)

"آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔" (تذکرہ ص ۳۴۶ طبع دوم)

کوئی فرعون انا ربکم الاعلیٰ کا دعویٰ کرتے ہوئے سامنے آئے گا۔ تو مرزا جی انت اسمی الاعلیٰ کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کے ساتھ بھی پنجہ آزمائی کے لئے حاضر ہوں گے۔ ملاحدہ باطنیہ کے پراسرار دعویٰ پیش کئے جائیں گے تو مرزا جی کے پاس بھی دمشق سے قادیان اور دجال سے مولوی تک کے باطنی حربے موجود ہیں۔ تیرہ صدیوں کے مسیحان کذب اور نام نہاد مہدیان ضلالت کی فہرست پیش کی جائے تو مرزا جی ایک ایک کا توڑ کرنے کے لئے انا المسیح وانا المہدی کا نعرہ مستانہ بلند کرتے ہوئے میدان میں نکلیں گے۔ صوفیاء کی تمام شطحیات اور سکریہ کلمات پیش کروگے' تو ان سے بڑھ کر مرزا جی سے سنو گے **اتانی مالم یوت احدا من العالمین** (حقیقت الوحی ص ۱۰۷' روحانی خزائن ص ۱۱۰' ج ۲۲' تذکرہ ص ۶۵۸) ہندوؤں کا دعوائے تناسخ سامنے لاؤ گے تو مرزا جی سے "میں کرشن ہوں' رودر گوپال ہوں' امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں" کا جواب سن کر جاؤ گے عیسائی حضرات الوہیت مسیح کا دعویٰ کریں گے تو مرزا جی کا ایک لفظ سن کر مغلوب ہوجائیں گے اواہن (خدا تیرے (مرزا جی کے) اندر اتر آیا۔) وہ ابنیت مسیح کا نظریہ پیش کریں گے تو مرزا جی انہیں خدائی فرمان **انت منی بمنزلۃ ولدی' بمنزلۃ اولادی** سنا کر پچھاڑ دیں گے۔ خیر کہاں تک گنتا چلا جاؤں۔ مختصر یہ کہ دنیا کے کسی مدعی کا دعویٰ ایسا نہیں جو ہمارے مرزا جی بہادر کے کشکول دعاوی میں موجود نہ ہو۔ لیکن مرزا جی کی اوج کمال کا یہ تصور بھی ناقص ہے' انصاف یہ ہے کہ ان کے بعض ادعائی مقامات رفیعہ تک اولین و آخرین میں سے نہ کسی کی رسائی کبھی ہوئی نہ ہوگی۔ مثلاً" دنیا میں اہل تناسخ کا غلغلہ مدتوں بلند رہا' لیکن آج تک مرزا جی کا یہ دعویٰ کس نے کیا؟۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ' کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں' نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۳۳' ج ۲۱' در ثمین ص ۱۲۳)

ایک ہی جون میں چار جونیں بدلنے اور بے شمار نسلیں پیدا کرنے کی نظیر کون پیش کرسکتا ہے؟ مزید سنئے!

کرم خاکی ہوں مرے پیارے' نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت' اور انسانوں کی عار

(براہین پنجم ص ۹۷' روحانی خزائن ص ۱۲۷' ج ۲۱)

کیا انسانی تاریخ میں کسی ایسے "کرم خاکی" کی مثال پیش کرسکتے ہو؟ جس نے آدم زاد نہ ہونے کے باوجود نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ کیا ہو اور اس طرح وہ "بشر کی جائے نفرت" اور "انسانوں کی عار" کے مرتبہ علیا تک پہنچا ہو؟ آج تک کس نے دعویٰ کیا کہ میں بیت اللہ ہوں' حجر اسود ہوں' خدا کی توحید و تفرید ہوں اور کان اللہ نزل من السماء کا باپ ہوں؟ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض دعاوی کے میدان میں ہمارے مرزا جی کی "فتح مبین" کا پہلا کھلا کھلا نشان یہ ہے کہ ان کے مرکب و بسیط دعاوی کی نظیر پیش کرنے سے سب عاجز ہیں۔ ان جیسا مدعی نہ ہوا' نہ ہوگا' نہ آیا نہ آئے گا۔

دوسرا نکتہ' جامع الاضداد:

دعاوی کے میدان میں سب کو شکست دے کر مرزا جی نے "فتح مبین" کا پھریرا کیسے اڑایا؟ اس کو سمجھنے کے لئے دوسرا نکتہ یہ بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ انسانی تاریخ کے تمام مدعیوں نے (خواہ وہ صادق ہوں یا کاذب) یہ احتیاط ملحوظ رکھی کہ ان کا دعویٰ تضاد اور تناقض کے کانٹوں

باقی صفحہ ۱۱ پر

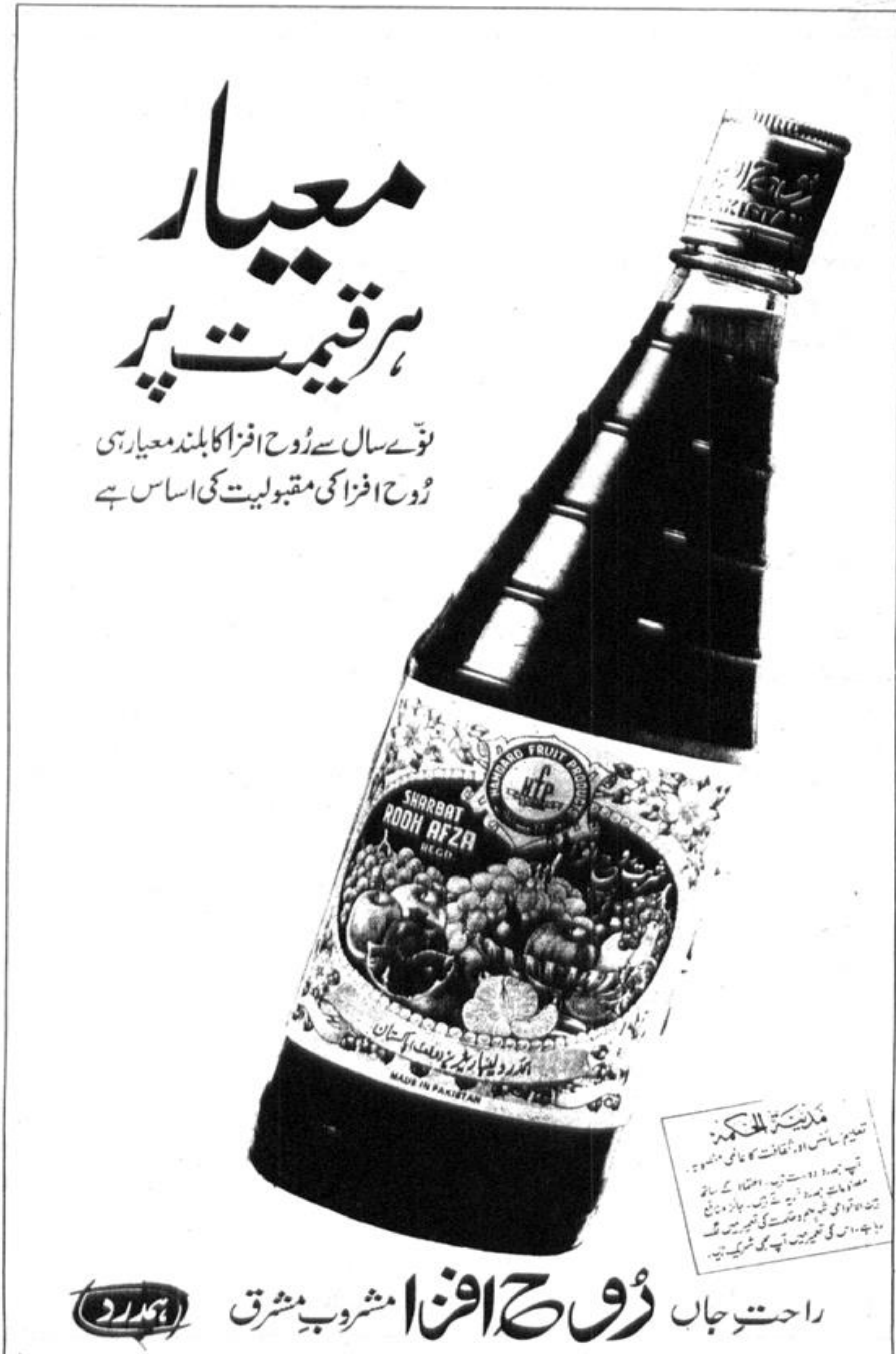

Adarts-HRA-11/96

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
تاریخی حالات وواقعات کے آئینے میں

زاہد منیر عامر

☆ ۲۳ ستمبر
۱۸۹۲ء سید ضیاء الدین احمد کے ہاں پٹنہ میں پیدائش۔
۱۸۹۶ء والدہ محترمہ کی وفات
۱۹۰۶ء پنجاب میں پہلی دفعہ آمد' ۱۹۱۱ء دوسری دفعہ آمد
۱۹۱۴ء امرتسر میں قیام کی ابتداء
۱۹۱۴ء امرتسر سے ناگڑیاں واپسی اور شادی۔
۱۹۱۶ء خطابتی زندگی کا آغاز
۱۹۱۹ء جلیانوالہ باغ کے حادثہ سے متاثر ہو کر سیاست میں ورود
۱۹۱۹ء کوچہ جیل خانہ امرتسر کے عوام مولانا غلام مصطفیٰؒ سے شاہ صاحب کو اپنی مسجد کے لئے لے گئے۔
۱۹۱۹ء گول باغ امرتسر میں مولانا شوکت علیؒ کی زیر صدارت خلافت کانفرنس میں پہلی تقریر۔
☆ فروری
۱۹۲۱ء' کانگریس کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں پہلی مرتبہ شرکت اور خطاب
☆ ۱۴ مارچ
۱۹۲۱ء امرتسر سے تحریک بغاوت کے سلسلے میں پہلی گرفتاری(۱)
☆ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو رہائی
۱۹۲۳ء شدھی وسنگھٹن تحاریک کے خلاف مہم کا آغاز
☆ ۲۶ ستمبر
۱۹۲۴ء اتحاد کانفرنس دہلی میں شرکت۔
۱۹۲۵ء مرزائیت کے خلاف امرتسر کے مولانا داؤد ابن نور محمد کے فتوے پر دستخط
☆ جنوری
۱۹۲۵ء استاذ الادب شاد عظیم آبادی کا انتقال
۱۹۲۷ء تحریک انسداد فتنہ راجپال
☆ ۴ جولائی ۱۹۲۷ء شاہ محمد غوث کے احاطہ (لاہور) میں شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر معرکۃ الاراء خطاب۔
۶ جولائی ۱۹۲۷ء تحریک انسداد فتنہ راجپال کے سلسلہ میں گرفتاری (۲)
۱۹۲۸ء امرتسر کے نام نہاد پیر کرم شاہ کے خلاف مہم کا آغاز اور ایک ہی تقریر سے اس کا فرار۔
☆ ۶ اپریل ۱۹۲۹ء شاہ صاحب کی تقریر سے متاثر ہو کر غازی علم الدین شہیدؒ نے مہاشہ راجپال کو قتل کردیا۔
۱۹۲۹ء ڈیرہ اسماعیل خان میں سردار احمد خان پتافی کی درخواست پر جاہلانہ رسوم کے خلاف مہم کا آغاز جو تازیست جاری رہا۔
☆ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء غازی علم الدین کو پھانسی دے دی گئی۔
۲۹' ستمبر ۱۹۲۹ء چوہدری افضل حقؒ' مولانا حبیب الرحمٰنؒ' مولانا ظفر علی خانؒ' خواجہ عبدالرحمٰن غازیؒ کی سرکردگی میں شاہ جیؒ کی زیر صدارت آل انڈیا مجلس احرار کی بنیاد رکھی گئی۔
☆ مارچ' ۱۹۳۰ء انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی تحریک پر ہندوستان کے پانچ صد علماء نے متفقہ طور پر امیر شریعت منتخب کیا۔
☆ ۳ مئی' ۱۹۳۰ء امروہہ (مراد آباد' یوپی) میں جمعیت علماء ہند کے سالانہ اجلاس میں سولہ گھنٹے کا مسلسل خطاب۔
۱۹۳۰ء بمبئی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پہلی مرتبہ آپ کی تصویر شائع ہوئی۔
۳۰ اگست ۱۹۳۰ء دیناج پور (مشرقی پنجاب) سے تحریک حقوق خود اختیار کے سلسلے میں گرفتاری (۳)
۱۹۳۱ء مرزائیت کے تعاقب کا آغاز
۳۱ اپریل ۱۹۳۱ء دیناج پور جیل سے رہائی
۱۹۳۱ء مولانا ظفر علی خانؒ اور خواجہ عبدالرحمٰن غازی کی مجلس احرار سے علیحدگی
جولائی ۱۹۳۱ء حبیبیہ ہال لاہور میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی زیر صدارت مجلس احرار کی پہلی کانفرنس میں شرکت اور خطاب
۱۰ اگست ۱۹۳۱ء مولانا حبیب الرحمٰن کے ہمراہ گاندھی سے ملاقات
اکتوبر ۱۹۳۱ء تحریک کشمیر کا آغاز
۱۹۳۱ء تحریک کشمیر کے سلسلہ میں دہلی سے گرفتاری (۴)
۱۹۳۳ء' کپور تھلہ ایجی ٹیشن
مئی ۱۹۳۳ء' مدرسہ عربیہ شجاع آباد میں دوران تقریر پان میں زہر ملا کر ہلاک کرنے کی ناکام کوشش
مارچ ۱۹۳۴ء' قادیان میں مجلس احرار کا قیام
۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء قادیان میں امیر شریعتؒ کی زیر صدارت احرار تبلیغ کانفرنس کا انعقاد اور خطاب
نومبر ۱۹۳۴ء ڈیرہ دون ضلع سہارنپور سے گرفتاری (۵)
۳ مئی ۱۹۳۵ء کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ جس میں احرار رضاکاروں نے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔
۶ جون' ۱۹۳۵ء گورداسپور کے سیشن جج نے اختتام عدالت قید کی سزا سنائی
۶ جون ۱۹۳۵ء قتل کی چوتھی ناکام سازش
۱۹۳۵ء گورداسپور سے رہائی
۶ دسمبر ۱۹۳۵ء قادیان میں نماز جمعہ پڑھنے کی بنا پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

گرفتاری (۶)

۱۹۳۶ء تحریک مدح صحابہؓ

۲۳ اکتوبر' ۱۹۳۶ء اچھوت کانفرنس لاہور کی صدارت اور خطاب

۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء لکھنؤ کی کانگریس حکومت کے خلاف سول نافرمانی کا اعلان۔

۱۹۳۸ء تحریک فلسطین

۲۲'۲۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس قصور میں شرکت اور خطاب

۱۹۳۹ء احرار کانفرنس بمبئی

اگست ۱۹۳۹ء مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے ہمراہ دورہ میانوالی کے لئے روانگی

ستمبر ۱۹۳۹ء دوران سفر قصبہ شہر سلطان سے واپسی (۷)

۱۴ ستمبر' ۱۹۳۹ء فوجی بھرتی کے حکم پر غور کرنے کے لئے امرتسر میں احرار کی ہائی کمان کے اجلاس میں شرکت

۲۸ جون' ۱۹۳۹ء تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ کے سلسلہ میں لالہ موسیٰ سے گرفتاری (۸)

۴ جولائی ۱۹۴۱ء "یوم اسیران احرار" منایا گیا

۱۱'۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء احرار صوبائی کانفرنس سیالکوٹ

۲۳ جولائی ۱۹۴۳ء یوم تحفظ قرآن منایا گیا

۲۴ ستمبر ۱۹۴۳ء حج پر پابندی کے خلاف احتجاج

۱۹۴۳ء قرارداد حکومت الٰہیہ

☆ ستمبر ۱۹۴۳ء قحط بنگال کے متاثرین کے لئے احرار ریلیف فنڈ کا قیام' صوبہ بہار میں مسلمانوں کا قتل عام' امیر احرار نے تین امدادی قافلے روانہ کئے

۱۹۴۶ء انتخابات میں احرار کی شکست

۱۹۴۶ء اہل خانہ کے ہمراہ امیر شریعتؒ قیام کے لئے کشمیر روانہ ہوگئے

۲۷ مارچ ۱۹۴۶ء مجلس احرار اسلام کے اجلاس میں شرکت کے لئے دہلی روانگی

۳۰ مارچ ۱۹۴۶ء جمعیت علماء ہند کے رہنماؤں سے مذاکرات

۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء نیو پارک دہلی میں دہلی کی آخری تقریر

جون ۱۹۴۶ء کانگریس کی طرف سے مجلس احرار کو عبوری حکومت میں شرکت کی دعوت

۴ مارچ ۱۹۴۷ء امیر شریعتؒ کی موجودگی میں امرتسر میں فسادات کی ابتداء

۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء "بریڈلے ہال" لاہور میں مجلس احرار اور پنجاب سوشلسٹ پارٹی کا مشترکہ اجلاس

۲۲ مارچ ۱۹۴۷ء مجلس احرار کی جنرل کونسل کا لاہور میں اجلاس

مارچ ۱۹۴۷ء لاہور میں آمد و قیام

۱۹۴۷ء احرار آزاد امدادی فنڈ کا قیام

۳ جون' ۱۹۴۷ء وائسرائے کی طرف سے تقسیم ہند کے منصوبے کا اعلان

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء فرنگی سامراج پاک سرزمین سے ہمیشہ کے لئے نابود ہوگیا۔

اگست ۱۹۴۷ء لاہور سے خان گڑھ روانگی اور نوابزادہ نصر اللہ خان کے ہاں قیام

۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کے نام پالیسی خط

اپریل ۱۹۴۸ء خان گڑھ سے ملتان روانگی اور کرائے کے مکان میں قیام (تازیست) ۱۹۴۹ء ایک قرارداد کے ذریعے احرار کی سیاسی حیثیت کردی اور مسلم لیگ سے تعاون کا فیصلہ کرلیا گیا۔

☆ ۹ مئی ۱۹۵۱ء برکت علی لاہور میں منعقدہ کنونشن میں شرکت' جو بعد ازاں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد بنا۔

۱۹۵۱ء ناگڑیاں ضلع گجرات میں والد محترم کا انتقال

☆ مئی ۱۹۵۲ء شہدائے ملتان کو خراج عقیدت

☆ ۲ جون ۱۹۵۲ء آل مسلم پارٹیز کنونشن کراچی۔

۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء برکت علی ہال لاہور میں آل مسلم پارٹیز میٹنگ

دسمبر ۱۹۵۲ء مجلس احرار اسلام کو غیر قانونی جماعت قرار دیا گیا۔

☆ فروری ۱۹۵۳ء تحریک راست اقدام

۲۶ فروری ۱۹۵۲ء آرام باغ کراچی میں پہلا خطاب دوبارہ ختم نبوت

☆ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء کراچی سے گرفتاری (۹)

۲۷ اپریل' ۱۹۵۳ء کراچی جیل سے بمعہ احباب سکھر جیل منتقل

۱۹ جون ۱۹۵۳ء گورنر پنجاب نے واقعات کی تحقیقات کے لئے آرڈی نینس نمبر ۳ جاری کیا' جس کے تحت تحقیقاتی عدالت قائم کی گئی۔

یکم جولائی ۱۹۵۳ء تحقیقاتی عدالت نے اپنے کام کا آغاز کیا

۲۵ جولائی ۱۹۵۳ء سکھر جیل سے لاہور سینٹرل جیل منتقل

☆ ۱۳ فروری ۱۹۵۴ء' مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی' آپ پہلے امیر منتخب ہوئے۔

۱۶ نومبر ۱۹۵۴ء دوران وضو انگلی پر فالج کا حملہ جو "لانبی بعدہ" کے دم سے ٹھیک ہوگیا۔

دسمبر ۱۹۵۴ء حاجی دین محمد لاہور کی طرف سے حج بیت اللہ کی دعوت

☆ ۱۹۵۵ء اردو اور فارسی کلام کا مجموعہ "سواطع الالہام" شائع ہوا۔

۱۴ جون ۱۹۵۵ء مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجلاس (فیصل آباد) میں شرکت اور خطاب

۱۴ ستمبر ۱۹۵۵ء ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کے سامنے حاضری

☆ ۱۹ مارچ ۱۹۵۶ء درمیانی شب کو جلالپور (مروالا ضلع ملتان) سے ایک تقریر کی بنا پر گرفتاری (۱۰)

۱۴ اپریل ۱۹۵۶ء خانیوال کی ایک تقریر کی بنا پر

ملتان سے گرفتاری (۱۱)

جولائی ۱۹۵۶ء ملتان کی میونسپل حدود میں نظر بند کردیا گیا

۳ جولائی ۱۹۵۶ء "نوائے پاکستان" لاہور (اخبار) کے لئے پیغام

۱۱ جولائی ۱۹۵۶ء ڈاکٹر خانصاحب کی حکومت نے امیر شریعت پر سے تمام پابندیاں اٹھالیں

اگست ۱۹۵۶ء بغرض علاج لاہور آمد اور حاجی دین محمد کے ہاں قیام

۱۳ نومبر ۱۹۵۶ء لاہور سے ملتان واپسی

۲۷ اگست ۱۹۵۷ء (کنڈ سرگانہ ملتان) میں شیعہ سنی فساد کے موضوع پر خطاب پر ملال

☆ ۹ مئی ۱۹۵۸ء صدر سکندر مرزا کی طرف سے ملاقات کی خواہش کا اظہار

۲۵ ستمبر ۱۹۵۸ء امیر شریعت کے گھر مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

۱۹۵۸ء انٹرنیشنل تبلیغی مشن (لندن) کی طرف سے دورہ لندن کی دعوت

☆ ۲ جنوری ۱۹۶۱ء فالج کا دوسرا شدید حملہ

مارچ ۱۹۶۱ء فالج کا تیسرا شدید حملہ اور نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ہسپتال میں داخلہ

جون ۱۹۶۱ء امیر شریعت کی زندگی میں پہلی مرتبہ کسی رسالے' اخبار نے "بخاری" نمبر" دیا' (ماہنامہ تبصرہ لاہور' ایڈیٹر جانباز مرزا)

جون ۱۹۶۱ء دوبارہ لاہور بغرض علاج آمد

۲۱ اگست ۱۹۶۱ء شام چھ بجکر پچاس منٹ پر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۲ اگست ۱۹۶۱ء بڑے صاحبزادے' صاحبزادہ حافظ عطاء المنعم مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ملتان ہی میں سپرد خاک کردیا گیا۔

اے خاک لحد!

دیکھنا ضائع نہ ہوجائے وطن کا بانکپن
داغ تک آنے نہ پائے اور نہ ہو میلا کفن
قبر کی مٹی سے کہہ دو لحد کو آواز دو
باادب آئیں فرشتے روک دیں حشرات کو
پاک رہنا چاہئے محشر تک تیرا ضمیر
سورہا ہے تیرے دامن میں شریعت کا امیر

○

بقیہ : تحریف قرآن

میں الجھ کر نہ رہ جائے' کسی بانی مذہب نے بطور دعویٰ ایسی دو باتیں کہنے کی جرات نہیں کی' جو عقل و شرع یا کم از کم اس کے مسلمہ عرف کے مطابق ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ میدان دعاوی میں یہ معرکہ صرف ہمارے جامع الاضداد مرزاجی نے سر کیا ہے' اور حق یہ ہے کہ بڑی جوانمردی سے سر کیا مرزا صاحب کی یہ جامعیت بجائے خود ایک ضخیم کتاب کا موضوع ہے' تاہم اس کی وضاحت کے لئے یہاں چند مثالیں پیش کردینا کافی ہے۔

مثال اول' مرد و عورت:

عقلاً" و شرعاً" مرد اور عورت دو متباین صنف ہیں۔ کسی بانی مذہب کو یہ حوصلہ نہ ہوا کہ بقائی عقل و خرد وہ اپنے دعویٰ کی بنیاد مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کا فلسفہ پر رکھے' مگر ہمارے مرزا جی نہ صرف یہ کہ بیک وقت مریم اور ابن مریم ہیں' بلکہ ان کے دعویٰ مسیحیت کا تمام تر انحصار اسی فلسفہ پر ہے' وہ بڑی بلند ہمتی سے "مرزا غلام احمد سے مریم تک" اور "مریم سے ابن مریم تک" کے تمام مراحل "بطور استعارہ" طے فرماتے ہیں اور پھر بصد شان رعنائی و زیبائی سچ مچ "مسیح ابن مریم" کی حیثیت سے مسند مسیحیت پر رونمائی فرماکر لوگوں کو ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس "استعاراتی فلسفہ" کی تشریح موصوف نے نزول المسیح' کشتی نوح' روحانی خزائن اور حاشیہ حقیقت الوحی وغیرہ میں فرمائی ہے۔ تفصیل وہاں دیکھ لی جائے' البتہ خلاصہ ان الہامی رموز و اسرار کا یہ ہے کہ وہ غلام احمد سے مریم بنے' دو برس تک مریمی شان سے پردہ میں نشوونما پاتے رہے' دو سال بعد ان میں عیسیٰ کی روح پھونک گئی' استعارہ کے رنگ میں حاملہ ہوئے' دس مہینے بعد درد زہ ہوا' وضع حمل ہوا' اور پھر مدت تک مریمی صفات کی پرورش میں رہے' تاآنکہ سچ مچ عیسیٰ ابن مریم بن گئے۔ چونکہ خود مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق یہ اسلام کی تیرہ صد سالہ تاریخ کا منفرد اور اچھوتا واقعہ ہے' اس لئے تسلیم کرنا چاہئے کہ اس پیچیدہ فلسفہ کی اختراع میں انہیں سب عقلاء پر "فتح مبین" حاصل ہے۔

مثال دوم' حقیقت و استعارہ:

مرزا صاحب گزشتہ الہامی انکشاف میں تصریح فرماتے ہیں کہ ان کا غلام احمد سے عیسیٰ بن مریم تک پہنچنے کے لئے نسوانی مراحل طے کرنا بطور استعارہ تھا۔ اور اہل علم خوب جانتے ہیں کہ استعارہ اور حقیقت دو متباین اور متضاد چیزیں ہیں' لہٰذا اگر مرزا صاحب کا مسیح بن مریم ہونا محض استعارہ ہے تو واقعتاً" وہ مسیح نہیں' نہ اس پر احکام واقعیہ مرتب ہوسکتے ہیں' اور اگر وہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہیں تو اس کو استعارہ کہنا صحیح نہیں' مگر یہ بھی ان کی "فتح مبین" کا اعجوبہ ہے کہ وہ غلام احمد سے عیسیٰ بن مریم بننے کے مراحل کو استعارہ فرماتے ہیں اور سچ مچ کی حقیقت واقعیہ قرار دے کر اس پر ایمان لانا بھی فرض قرار دیتے ہیں۔ ان دو متضاد دعوؤں کو ایک ساتھ نبھانا یہ بھی ہمارے مرزا جی بہادر کی "فتح مبین" ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کی سرگرمیاں

محمد سعید انجم

گولارچی میں ختم نبوت کانفرنس

عالم اسلام نے متفقہ طور پر قادیانیت کو ایک ناسور قرار دیا ہے جبکہ علماء کرام نے بھی متفقہ طور پر اپنے فتوؤں میں قادیانیوں کو کافر اور ان کے ساتھ راہ و رسم کو ناجائز قرار دیا ہے۔ سندھ میں کری کے بعد فاضل راہو (گولارچی) کو قادیانیوں کا گڑھ مانا جاتا ہے' کیونکہ شہر کے ساتھ یہاں کے دیہات میں بھی قادیانی آباد ہیں اور جو چوری چھپے یہاں کے سادہ لوح اور ان پڑھ مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دے کر انہیں قادیانی صفوں میں شامل کرنے کی ناپاک سازش کررہے ہیں' حالیہ مردم شماری میں قادیانیوں کی جانب سے علاقہ کے ان پڑھ اور سادہ لوح مسلمانوں کو قومی ڈیٹا فارم کے مذہب کے خانہ میں مسلمان کی بجائے انہیں قادیانی ظاہر کئے جانے کے عمل کے انکشاف کے بعد علاقہ میں قادیانیوں کے خلاف غم و غصہ کی لہر پھیل گئی اور بالآخر ایک معمولی سے ہنگامے کے بعد ملزمان کی گرفتاری عمل میں آئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے توڑ اور مسلمانوں میں جذبہ تحفظ ختم نبوت کو زندہ رکھنے کے لئے ہر سال یہاں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جاتی ہے' ہر سال کی طرح امسال بھی ۱۳ اپریل کو بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا' کانفرنس کے انعقاد سے کچھ ہفتہ قبل ہونے والے اول الذکر واقعہ کے سبب اس مرتبہ کانفرنس میں شرکاء کا جوش و خروش قابل دید تھا' کانفرنس کو پرامن طریقہ سے کامیاب بنانے کے لئے معززین شہر اور نوجوانوں پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ اس سلسلہ میں سب سے حوصلہ افزا اور خوش کن بات یہ ہے کہ کانفرنس میں دین اسلام سے تعلق رکھنے والے سب ہی فرقوں کے حضرات کو شرکت کی دعوت دی گئی اور جن کی شمولیت سے مقامی سطح پر اتحاد و یگانگت کا مثالی مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے دور دراز سے علماء کرام تشریف لائے جن میں مولانا اللہ وسایا (ربوہ) مولانا احمد میاں حمادی (ٹنڈو آدم) مولانا عزیزالرحمن جالندھری (ملتان) مرکزی جنرل سیکریٹری ختم نبوت' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد قاسم جمالی (بدین) مولانا محمد علی صدیقی (بھکر) سمیت متعدد دیگر علماء کرام شامل تھے۔ کانفرنس کی شروعات مولانا محمد قاسم جمالی نے اپنی تقریر سے کی انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ فاضل راہو میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہیں' جن کا سدباب انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی جانب سے اسلامی شعائر کے استعمال کے خلاف اگر عوامی طاقت کا استعمال کرنے کی ضرورت پڑی تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے گا۔ مولانا نذر عثمانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلمانوں میں آپس کی فرقہ وارانہ تفریق قادیانیت کی پیدا کردہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد خاص طور پر یہاں کی دیہی آبادی کے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانی فتنے کے شر سے آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا راہ و رسم و میل جول قطعی ناجائز ہے۔ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ قادیانیوں سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے' قادیانیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا نجات دہندہ مانا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی موہن رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور یہ اس کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی آج بھی اپنے عقائد سے تائب ہوکر نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں تو ہم انہیں سینے سے لگانے کو تیار ہیں' مجلس ختم نبوت سندھ کے کنوینر مولانا احمد میاں حمادی نے کہا کہ قادیانی فتنے کی جڑیں اکھاڑنے کے لئے کسی لیت ولعل سے کام لینے کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ آنے والے فتنے کا سر کچلنا ہی بہتر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ لادینی قوتوں نے ہمیشہ اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش جاری رکھی ہیں اور اس کے لئے انہوں نے ہر دور میں کسی نہ کسی غلام احمد اور سلمان رشدی کا سہارا لیا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو یہودی لابی کا ایجنٹ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی سرگرمیوں پر خصوصی نظر رکھے کیونکہ یہ افراد اسلام دشمن ہی نہیں بلکہ ملک دشمن سرگرمیوں میں بھی ملوث ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما ممتاز مبلغ مولانا اللہ وسایا نے اپنے ایمان افروز خطاب میں کہا کہ میں آج قادیانیوں کو دعوت فکر دیتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ کہاں سے چلے تھے اور کہاں آکر ٹھہرے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۸۸۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کی بنیاد رکھی اور اس وقت لدھیانہ کے دو علماء مولانا محمد لدھیانوی اور مولانا عبداللہ لدھیانوی نے مرزا کے عقائد دیکھتے ہوئے یہ کہا کہ یہ عقائد

کفریہ عقائد ہیں اور ان کے ماننے والے کافر ہیں۔ کچھ عرصہ بعد دارالعلوم دیوبند میں تمام مکاتب فکر کے چھ سو علماء کرام جمع ہوئے اور پورے غور و فکر کے بعد متفقہ طور پر فتویٰ جاری کر کے قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ بعد ازاں ۱۹۲۵ء میں بہاولپور مقدمہ کے دوران قائم ہونے والے مقدمہ کا فیصلہ ۱۹۳۵ء میں دیا گیا اور عدالتی رو سے بھی قادیانی کافر قرار پائے۔ انہوں نے کہا کہ ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر بن چکی ہے اور اتباع رسول کے ذریعے ہی دین و دنیا میں سرخرور ہوا جاسکتا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام تمام مذاہب میں سے ایک بہترین مذہب ہے اسلام میں کسی قسم کے جبر کو عمل دخل نہیں ہے' لیکن جو شخص اسلام سے پھر جائے تو دین میں ایسے افراد کے لئے فتویٰ قتل کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ملک کے آئین کے باغی کی سزا موت ہے' اسی طرح دین کے باغی کے خلاف قدم اٹھانا بھی کوئی جرم نہیں لیکن اس کا مقصد یہ نہیں کہ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں لہٰذا یہ فریضہ بھی حکومت کا ہے کہ وہ آئینی طریقہ سے اس سلسلہ میں فوری اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنے کے ذریعہ مسلمانوں میں ڈالنے والی سازش ناکام ہو چکی ہے اور آج تمام مکاتب فکر کے مسلمان مسئلہ ختم نبوت پر متحد ہو چکے ہیں۔ جلسہ میں حاضرین کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اس موقع پر مولانا محمد علی صدیقی نے چار قرار دادیں پیش کیں جن کا متن یوں ہے کہ:

☆ فوج اور دیگر کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

☆ قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے اور جھوٹے مذہب قادیانیت کی تبلیغ سے روکا جائے اور انہیں ملکی آئین کا پابند کیا جائے۔

☆ ملک میں حالیہ مردم شماری کے ڈیٹا فارم خصوصاً" ضلع بدین کے ڈیٹا فارموں کی جانچ پڑتال کی جائے کیونکہ مقامی سطح پر قادیانیوں کی جانب سے ان پڑھ مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کیا گیا ہے۔

☆ ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور دین کے مطابق مرتد اور زندیق کی شرعی سزا قتل نافذ کی جائے۔

کانفرنس میں دیگر علماء کرام مولانا عبدالجبیر ہزاروی' مولانا عبدالرزاق میمن' سید علی اصغر شاہ' مولوی شان اسلام' مولانا علی حیدر شاہ' حکیم مولوی عاشق علی نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے موقع پر انتظامیہ کی جانب سے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی مگر اس ضمن میں کانفرنس کے تمام مراحل بخیروخوبی اور بہ احسن طریقہ سے انجام پائے۔

محمد ابوبکر مسلم

تیسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس گمبٹ کا آنکھوں دیکھا حال

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان مرکز کی جانب سے صوبہ سندھ کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ ماہ اپریل ۹۸ء میں شروع ہوا۔ ضلع خیرپور میرس کی تحصیل گمبٹ میں مورخہ ۱۹ اپریل ۹۸ء کو تیسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کے آغاز سے پہلے پبلسٹی کا کام موثر انداز سے کیا گیا تھا' گمبٹ تحصیل اور اس کے گردو نواح میں اشتہار لگائے گئے تھے' مختلف دیہاتوں کے وڈیروں سے رابطہ کر کے دعوتیں دی گئیں۔ دینی مدارس کے مہتمم صاحبان کو کانفرنس کے پروگرام کی اطلاع دی گئی۔

مورخہ ۱۹ اپریل ۹۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کے استقبال کے لئے موٹر سائیکلوں اور کاروں کا ختم نبوت کے جھنڈوں سے مزین جلوس گمبٹ اسٹیشن پہنچا اس جلوس کی قیادت حضرت مولانا محمد صدیق شیخ' حضرت حافظ ظہور احمد شیخ' حضرت قاری امیر احمد سومرو نے کی' ان کے ہمراہ نوجانان ختم نبوت اعجاز اللہ شیخ' حاجی محمد امین شیخ' برادر منیر احمد شیخ' برادر عبدالرزاق شیخ اور بہت سے ساتھی تھے۔ جیسے ہی ٹرین اسٹیشن کی حدود میں داخل ہوئی فضا نعرہ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی' مرکزی رہنماؤں میں سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' سندھ کے کنوینر جناب حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب اور شعلہ بیان مقرر حضرت زاہد حمادی صاحب تشریف لائے۔ مرکزی رہنما جلوس کی شکل میں گمبٹ اسٹیشن سے شہر گمبٹ اور روحانی نعروں کے ساتھ پہنچے' شہر پہنچنے پر تمام رہنماؤں کا والہانہ اور پرجوش استقبال کیا گیا۔

اسی وقت جلوس کی صورت میں واعظ لاثانی حضرت مولانا میر محمد ہنجراہ' مولانا عبدالرب لنڈ' محمد علی شر صاحب' جنرل سیکریٹری ضلع خیرپور جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوٹہ' شیریں زبان نعت خواں حضرت مولانا امداداللہ پھلپوٹہ اور حضرت قاری انور

پنہور صاحب تشریف لائے تو ان رہنماؤں اور علماء حق کا پرجوش استقبال کیا گیا۔

بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمبٹ کی جانب سے طعام کا بندوبست مدرسہ رحمانیہ فاروق اعظم چوک میں کیا گیا تھا۔ بعد نماز عشاء کانفرنس کا آغاز ہوا۔ فاروق اعظم چوک پر اسٹیج خوبصورتی سے بنایا گیا تھا' تمام پنڈال لوگوں سے بھر چکا تھا اور لوگ جوق درجوق آرہے تھے' تمام چوک خوبصورت بینرز اور ان کے ایمان افروز جملوں سے جگمگا رہا تھا' جلسہ کا آغاز حضرت قاری امیر احمد سومرو کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمبٹ عبدالواحد بروہی اور ان کے ہمراہ حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ' نے انجام دیئے۔

کانفرنس میں پہلا خطاب حضرت قاری انور پنہور صاحب نے کیا' آپ نے قادیانی فتنے کی سوسالہ تاریخ پر روشنی ڈالی' جس کا بیج غلام احمد قادیانی جو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا نے ڈالا تھا' جس نے انگریزوں کے مفادات کے حصول میں انگریز کی غلامی قبول کی اور مسلمان امت میں ختم نبوت کے عقیدے پر افتراق پیدا کیا' اور مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ حضرت مولانا عبدالرب لنڈ نے قادیانیت کی تبلیغ پر حکومت پاکستان کی توجہ مبذول کروائی اور کہا کہ ملکی قوانین قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے' اور عدالتیں بھی ایسے فیصلے دے چکی ہیں حکومت ان فیصلوں پر مکمل عمل درآمد کروائے' قادیانیت کی تبلیغ پر مکمل بندش ڈالی جائے۔ شعلہ بیان مقرر حضرت زاہد حمادی صاحب تیسرے مقرر تھے' ان کی تقریر سے پروانہ ختم نبوت میں نئی روح پھونک گئی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلاموں نے اس لئے بنایا تھا کہ یہاں اسلامی نظام نافذ ہوسکے یہاں امریکہ کے صدر کلنٹن کے احکامات نہیں چل سکتے۔ ایک دن یہاں انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی نظام نافذ ہوکر رہے گا اور پھر اس مقدس سرزمین پر ایک بھی شاتم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) باقی نہ رہے گا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے حقوق کے لئے امریکہ' برطانیہ اور جرمنی واویلا کرتا ہے حالانکہ وطن عزیز میں ان کے حقوق کا فرجتنے ہی ہیں اور ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ اب دعوت خطاب جمعیت علماء اسلام پاکستان صوبہ سندھ ضلع خیرپور کے جنرل سیکریٹری حضرت مولانا محمد رمضان پھلپوتہ کو دی گئی۔ آپ نے اپنے خطاب میں ان غازیان و شہداء ختم نبوت کا ذکر کیا جن کی بے لوث قربانیوں کے صلے میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ اب تک ان مجاہدین ختم نبوت کی شبانہ روز کاوشوں سے قادیانیت کو جائے پناہ نہیں مل سکی اور انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو مرتد قرار دیا جائے اور مرتد کی سزا سزائے موت پر حکومت پاکستان مکمل عمل کرائے اب سندھ کے مشہور نعت خواں حضرت امداد اللہ پھلپوتہ نے نعت خوانی کی' جس کو سن کر پورا پنڈال جھوم اٹھا اور فضا ایمانی نعروں سے گونج اٹھی۔ اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی سندھ کے کنوینر کے لئے خطاب کی درخواست کی گئی تو تمام پنڈال نعرہ تکبیر لگاتا ہوا حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب کے استقبال کے لئے کھڑا ہوگیا۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے مسئلہ ختم نبوت پر قرآن حکیم اور ارشادات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مفصل روشنی ڈالی۔ آپ نے مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا غلام احمد قادیانی تک جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکا عمل اور تابعین کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے دوران قادیانیوں پر مسلسل لعنتیں ہوتی رہیں۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار سے سوشل بائیکاٹ کو ثابت کیا اور تمام مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں' ان سے میل جول' دوستیاں' تعلقات' مالی معاملات ہر قسم کے تعلقات فوری ختم کرکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بنیں۔ لوگوں نے ایک زبان ہوکر وہ کیا کہ وہ مردود قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں گے اور دیگر مسلمانوں کو بھی اسی کی ترغیب دیں گے۔

اسٹیج سیکریٹری مولانا عبدالواحد بروہی نے سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ صاحب کو دعوت دی۔ آپ نے اپنے سپاسنامہ میں تمام مرکزی رہنماؤں و علماء کرام کی شرکت پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے ماضی قریب میں قادیانی کی جانب سے کمبٹ شہر میں ایک مسلمان کو قادیانی بنانے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بروقت کارروائی پر تمام دینی جماعتوں کے تعاون اور تمام شہریوں کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور ان حالات سے آگاہ کیا کہ کس طرح وہ نوجوان دوبارہ مسلمان ہوا اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر اپنی آخرت سنوارنے میں کامیاب رہا۔ آپ نے کمبٹ کے یونٹ کی فعالیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رد قادیانیت کے لئے یہ شاہین صفت نوجوان ہمہ وقت تیار اور سرگرم عمل ہیں۔ اس کام میں مرکزی رہنماؤں کی ہمدردی اور تعاون و شفقت جاری رکھنے کی درخواست کی۔ اب فضا ختم نبوت کے پروانوں کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی ہے اور تمام پنڈال ادب سے کھڑا ہوگیا ہے کہ اسٹیج سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز گزشتہ

دونوں گمبٹ میں قادیانیوں کی کوشش سے مسلمان کو قادیانی بنانے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کی بروقت کارروائی سے دوبارہ مسلمان بنانے پر مبارکباد دی اور گمبٹ شہر کے غیور مسلمانوں کو مبارک باد دی۔ جن تنظیموں نے خصوصاً" اہل سنت والجماعت سلسلہ قادری کے حضرت سید شفقت علی شاہ جیلانی شہری اتحاد کے صدر صفدر علی ستہ اور جنرل سیکریٹری عبداللطیف شیخ تاجر برادری کے محترم حاجی سائیڈنہ شیخ صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ تمام دینی و سیاسی جماعتوں خصوصاً" جمعیت علماء اسلام کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں ضلع خیرپور کی انتظامیہ کو دین مبین پر چلنے کی تلقین کی اور قادیانیوں سے میل جول رکھنے سے باز رہنے کو کہا۔ ہمارے ساتھیوں پر جھوٹے مقدمات کی فوری منسوخی کا مطالبہ کیا اور مجاہدین ختم نبوت کے لئے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب عظیم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت کا کام کررہے ہیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پورا پاکستان عالم اسلام اور اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے ہمراہ ہے' آپ نے اپنے خطاب میں انتظامیہ سے کہا کہ وہ قادیانیت کو لگام دیں ورنہ ہمیں لگام بھی دینا آتا ہے۔

اس عظیم الشان کانفرنس کے آخری مقرر کے لئے سیکریٹری اسٹیج نے اناؤ سمنٹ کی تو فضا ایک بار پھر ایمانی نعروں سے گونج اٹھی کہ واعظ لاثانی حضرت مولانا میر محمد ہزاروی میرک والے خطاب کرنے تشریف لائے ہیں۔ حضرت مولانا میر محمد صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف شدہ کتابوں سے حوالے جات کے ذریعہ اس کے جھوٹے اور کذاب ہونے کے ثبوت پیش کئے اور اس کذاب اور دجال کے باطل نظریات کو کھول کر سامعین کے سامنے پیش کیا اور اس ملعون شخص نے یعنی غلام احمد قادیانی نے کس طرح رب العزت کی شان میں گستاخی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے صحابہ رضوان اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ اہل بیت کے شان میں کس طرح گستاخیاں کی ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے تفصیلات سامعین کے سامنے پیش کیں تو ختم نبوت کے پروانوں کے اندر غیض و غضب کی صورتحال نظر آنے لگی اس پر آپ نے تمام شریک جلسہ اور دیگر مسلمانوں سے وعدہ لیا کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں گے' بلکہ ہر ایسے مسلمان کا بھی مکمل بائیکاٹ کریں گے' جس نے قادیانیوں سے روابط جاری رکھنا۔ آپ نے قادیانیوں سے بھی مخاطب ہوکر کہا کہ وہ اپنے لیڈر اور رہبر کے خیالات کو سمجھیں اس کی اصل کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو ان کے ذہن اور دل و دماغ اور زبان مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجنے پر مجبور ہوجائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دوبارہ دین اسلام میں داخل ہوجائیں گے اور اس طرح وہ قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے مستفید ہوسکیں گے۔ (آمین)

آپ کے خطاب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا نعمت اللہ شیخ نے قراردادیں پیش کیں جو حسب ذیل ہیں:

○ پورے ملک میں قادیانیت کی تبلیغ پر حکومت پاکستان مکمل پابندی عائد کرے اور سختی سے اس پر عمل کرائے۔

○ پاکستان کے آئین اور عدلیہ کے فیصلوں کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ اسلام کے حکم سے یہ زندیق ہیں' مرتد ہیں' ہم پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو مرتد اور زندیق قرار دیا جائے اور اسلامی سزا کا نفاذ قادیانی مرتد اور زندیق پر لاگو کیا جائے۔

○ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام کلیدی اور اہم عہدوں سے قادیانیوں کو فوراً" برطرف کیا جائے۔

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کی جانب سے ایک مسلمان کو قادیانیت کی تبلیغ کرکے قادیانی بنانے پر چوہدری ناصر کھرل' مشتاق احمد کھرل اور یعقوب کھرل کے خلاف آیف آئی آر نمبر ۹۸/۱۴ مقدمہ دائر ہے۔ ان تینوں قادیانیوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

○ ختم نبوت کے مجاہدین کے خلاف جو جھوٹا مقدمہ دائر کیا گیا ہے' اس کو فی الفور واپس لیکر شمع رسالت کے پروانوں اور غیرتمند مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی فوراً" دور کی جائے اور حالات کو صحیح سمت دی جائے۔

○ پاکستان ٹیلی ویژن سے ایسے ڈرامے اور پروگرام فوراً" بند کئے جائیں جن میں مخلوط معاشرہ دکھایا جاتا ہے اور اخلاق اور اسلامی اقدار کا خیال نہیں رکھا جاتا' ڈش کلچر' فحاشی' شراب نوشی فوراً" ختم کی جائے۔

○ ملک پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور شریعت کے مطابق سزاؤں کو جاری و نافذ کیا جائے۔

○ ملک افغانستان میں طالبان کی حکومت کی ہم مکمل حمایت کرتے ہیں اور ان کے دشمنان کی پرزور مذمت کرتے ہیں' ہم تمام مسلمان ملکوں سے اپیل کرتے ہیں کہ طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا جائے۔ مذکورہ بالا تمام قراردادوں کو جلسہ نے یک زبان ہوکر منظور کیا۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر حضرت عبدالواحد بروہی نے شہر کی انتظامیہ' فاروقی فورس خیرپور اور کانفرنس کے شاندار انعقاد میں دامے درمے سخنے شریک لوگوں کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دعائے خیر حضرت مولانا میر محمد ہزاروی میرک والوں نے کی اور اس طرح رات تقریباً" ڈھائی بجے یہ نورانی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قسط نمبرا

قانونِ توہینِ رسالتؐ، انسانی حقوق اور امریکی مداخلت

جولائی ۱۹۹۷ء میں امریکی حکومت نے پاکستان میں رائج توہین رسالت کے قانون کو انسانی حقوق کی توہین قرار دے کر اسے ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا، جس کے جواب میں جناب عطاء اللہ صدیقی صاحب نے زیر نظر مضمون رقم فرمایا تھا اور امریکہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو انسانی حقوق کے حوالے سے ان کا اصل چہرہ دکھایا تھا۔ حال ہی میں پادری جان جوزف کی خودکشی اور اس کے نتیجہ میں امریکہ کی طرف سے توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے مطالبہ کے دہرائے جانے کی وجہ سے ضروری محسوس ہوا کہ موقع کی مناسبت سے اس مضمون کو نشر مکرر کے طور پر شائع کیا جائے تاکہ قارئین توہین رسالت کے قانون کی افادیت اور امریکہ اور دیگر انسانی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں کے مکروہ چہروں پر سے نقاب اٹھتے ہوئے دیکھ سکیں۔ (ادارہ)

۲۴ جولائی ۱۹۹۷ء کے اخبارات میں یہ خبر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی کہ امریکہ نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ توہین رسالتؐ کا قانون ختم کردیا جائے۔ امریکی وزارت خارجہ کی ایک رپورٹ میں دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں عیسائی اقلیت میں ہیں، کی حالت بیان کی گئی ہے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو اپنا مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہے، لیکن مسلمانوں کا کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا غیر قانونی ہے پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ ۱۹۸۶ء میں ۲۹۵-سی قانون متعارف کرایا گیا جس کے تحت توہین رسالتؐ کی سزا موت مقرر کی گئی۔ امریکہ نے بار بار پاکستان حکومت سے توہین رسالتؐ قانون منسوخ کرنے کیلئے کہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر مسلموں سے کوئی زیادتی ہوئی تو پولیس ذمہ داروں کو سزا دینے میں ناکام رہی اس سے غیر مسلموں میں سخت مایوسی پھیلی ہے۔ (روزنامہ جنگ)

امریکی حکومت کے اس ناروا اور اشتعال انگیز مطالبے پر حکومت اور غیر حکومتی حلقوں کی جانب سے سخت ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ پاکستان کی رائے عامہ نے اسے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت اور قومی خودداری پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ رائے عامہ کے رہنماؤں نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ ناموس رسالتؐ کا معاملہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی جذباتی مسئلہ ہے۔ وہ اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق اور محبت کرتے ہیں اور آپؐ کی ناموس پر حملے کو کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ صدر مملکت جناب فاروق خان لغاری نے کہا ہے کہ امریکہ سپر پاور ہے لیکن اس کی خواہش یا ہدایت پر ہم تحفظ ناموس رسالتؐ ایکٹ جیسے قوانین واپس نہیں لیں گے اور نہ ہی قومی اور ملکی مفادات کے منافی کوئی "ایکشن" لیں گے۔ وزیر اعظم میاں

محمد عطاء اللہ صدیقی

محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امریکہ مطالبے پر غور کی ضرورت ہی نہیں۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہر ملک خودمختار ہے کسی دوسرے ملک کے قوانین کے بارے میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا۔ پاکستان کے توہین رسالتؐ کے انسداد کے قانون کے بارے میں کسی کو مداخلت کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہمارا قانون قرآن وسنت کی روشنی میں ہے۔ ترجمان نے کہا کہ محض کسی قانون پر کسی دوسرے ملک کے تبصرے یا خاتمے کے مطالبے سے فرق نہیں پڑتا ہے، پاکستان میں توہین رسالتؐ کا قانون نافذ ہے اور اسے اس وقت تک کوئی ختم نہیں کرسکتا جب تک ۱۳ کروڑ عوام کی منتخب کردہ پارلیمنٹ نیا قانون منظور نہ کرے۔ (روزنامہ جنگ.....۲۵ جولائی)

یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ امریکہ کی طرف سے حکومت پاکستان کو قانون توہین رسالتؐ کو ختم کرنے کیلئے دباؤ ڈالا گیا ہے۔ گزشتہ کئی برسوں سے امریکہ کے علاوہ انسانی حقوق کی مغربی تنظیمیں، ایمنسٹی انٹرنیشنل و دیگر ادارے اور مغربی ذرائع ابلاغ اس قانون کو تبدیل کرانے یا بے اثر بنانے کیلئے دباؤ ڈالتے رہے ہیں۔ پاکستان مسلسل ان کے یکطرفہ جارحانہ پروپیگنڈے کا شکار رہا ہے۔ ۱۹۹۵ء میں جب رحمت مسیح اور سلامت مسیح کیس سامنے آیا تو مغرب کی طرف

سے مذکورہ قانون کی مخالفت میں شدید پروپیگنڈہ کیا گیا۔ ابھی یہ مقدمہ چل ہی رہا تھا کہ جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل پاکستان کے دورے پر آئے۔ پاکستان کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمانے کے بعد پہلا مطالبہ انہوں نے یہی کیا کہ حکومت پاکستان توہین رسالتؐ کے قانون کو ختم کرے' پاکستان میں انسانی حقوق کے نام نہاد مٹھی بھر علمبرداروں کی طرف سے بھی خاصا واویلا کیا گیا۔ اینٹی انٹرنیشنل گزشتہ کئی برسوں سے اپنی سالانہ رپورٹوں میں اس مسئلے کو مسلسل اچھال رہا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان اسباب و عوامل کا معروضی جائزہ لیا جائے جو امریکہ اور مغربی لابی کے اس پر اصرار مطالبے کا باعث بنے ہیں۔ نہایت اہم عوامل درج ذیل ہیں:

○ .... حالیہ مغربی تہذیب کا اصل سرچشمہ مجرد عقلیت اور الہامی تعلیمات کی مجنونانہ مخالفت کی بنیاد پر برپا کی جانے والی سیکولرازم کی تحریک ہے۔ گزشتہ پانچ سو برسوں میں مغرب کی اجتماعی نفسیات کے دھارے کچھ اس طرح تشکیل پائے ہیں کہ اس میں مذہب کی مخالفت کا فطری داعیہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ .... کلیسا کو فکری محاذ پر شکست دینے کے بعد مغربی دانشور مذہبی اسکالر کو اپنا حریف سمجھتا آیا ہے۔

○ .... امریکہ و یورپ کی حد تک مغربی دانشور مذہب مخالف رویوں کا حامل نظر آتا ہے' لیکن وہ ابھی تک مغرب اور اسلام کے تعلقات کو صلیبی جنگوں کے تناظر میں ہی دیکھتا ہے۔ اپنے خود ساختہ مفروضات کی وجہ سے وہ اسلام کے بارے میں سخت خدشات کا شکار ہے۔

○ ...... اٹھارہویں اور انیسویں صدی کا مغربی دانشور فکری برتری کے گھمنڈ میں مبتلا رہا ہے۔ وہ اسلام کو مغلوب اور غلام اقوام کا مذہب قرار دیتا رہا ہے لیکن بیسویں صدی کے اختتام پر امریکہ اور یورپ میں کثیر تعداد میں اہل مغرب کی اسلام میں دلچسپی نے وہاں کے متعصب و مغرور طبقے کو سخت بوکھلاہٹ اور جھنجلاہٹ میں مبتلا کر دیا ہے۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی پذیرائی کو روکنے کیلئے اسلام کے خلاف جارحانہ پروپیگنڈے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

○ .... سوشلزم کے سیاسی زوال کے بعد مغربی اقوام نے اپنا نیا ہدف اسلام کو بنالیا ہے۔ سابق امریکی صدر چرڈنکس نے نیٹو کو برقرار رکھنے کے جواز کیلئے اسلامی خطرے کی نشاندہی کی تھی۔

○ ...... مسلمانوں کو اپنے فکری تشخص سے محروم کرنا اور انہیں مغرب کے سیکولر فکری دھارے میں شامل کرنا مغرب کا اہم ترین ایجنڈا ہے مغربی ذرائع ابلاغ کا مسلم ممالک تک پہنچنا اور عالمی بستی کے تصور کی تبلیغ اس ایجنڈے کے اہداف کو حاصل کرنے کی حکمت عملی کا حصہ ہے' مسلمانوں کو فکری و نظریاتی اساس سے محروم کرنے کیلئے انہیں اسلام سے متنفر کرنا ضروری ہے۔ اس کی آسان ترین صورت یہ ہے کہ ان کے ذہنوں میں شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں۔ توہین رسالتؐ کے قانون کی مخالفت اسی پالیسی کی پیروی کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔

○ ..... مغربی لابی کے سرمائے سے چلنے والی انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں امریکہ اور یورپی ممالک کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کی پامالی کو بڑھا چڑھا کر اور خوب نمک مرچ لگا کر بیان کرتی ہیں۔ ان کی طرف سے ارسال کردہ یہ مبالغہ آمیز رپورٹیں جب امریکہ اور یورپ میں پہنچتی ہیں تو وہاں تشویش کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ انسانی حقوق کی ان تنخواہ دار تنظیموں کا وجود اس طرح مبالغہ آمیز رپورٹوں کا ہی مرہون منت ہے۔

○ ...... امریکہ اپنی سائنسی ترقی اور اقتصادی برتری کے نشے میں چور ہے' اس کی سوچ ایک ظالم استحصالی جاگیردار سے مختلف نہیں ہے جو اپنے علاقے کے چھوٹے کاشتکاروں اور مزارعوں پر رعب داب قائم کرنے کو اپنا فطری استحقاق سمجھتا ہے' امریکی "سیکولر" ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ پاکستان کے عیسائیوں کے حقوق کے تحفظ کو محض اس بناء پر اپنی ذمہ داری تصور کرتے ہیں کہ وہ ان کے ہم مذہب ہیں۔ بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی پر ان کا رد عمل ایک سطحی بیان بازی سے آگے نہیں جا سکا۔

امریکی وزارت خارجہ کی رپورٹ کا وہ حصہ بے حد تعجب انگیز ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے عیسائی باشندے پولیس کے عدم تعاون کی وجہ سے سخت مایوسی اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ حالانکہ جہاں تک پولیس کے رویئے سے شکایت کی بات ہے اس کا معاملہ صرف غیر مسلم اقلیتوں تک مخصوص نہیں ہے۔ پاکستان کے مسلم عوام کو بھی ان سے شدید شکایات ہیں' پاکستان کے عوام نے پولیس کی مبینہ کوتاہیوں کو نگاہ تحسین سے کبھی نہیں دیکھا۔ مندرجہ بالا "خدشات" کا اظہار "شانتی نگر" کے واقعے کے تناظر میں کیا گیا ہے حالانکہ اس واقعے کے متعلق انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان نے اپنے اپریل ۱۹۹۷ء کے "نیوزلیٹر" میں خانیوال کے ڈپٹی کمشنر جناب حبیب اطہر کے مثبت کردار کو بے حد سراہا۔ پاکستان کے وزیر اعظم جناب نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے ذاتی دلچسپی لی اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں مغربی لابی کے زیر اثر کام کرنے والی انسانی حقوق کی تنظیموں کا کردار مجموعی طور پر منفی طرز عمل کا آئینہ دار اور قنوطیت پر مبنی رہا ہے' "شانتی نگر" کے

واقعے کی جو جذباتی اور اشتعال انگیز تصویر کشی ان تنظیموں کے نمائندوں نے کی اسے افسوسناک قرار دیا جاسکتا ہے۔ خود "شانتی نگر" کی مسیحی برادری کے ایک نوجوان جاوید نے لاہور ہائیکورٹ کے ایک جج کی سربراہی میں قائم شدہ تحقیقاتی کمیشن کے روبرو بیان دیتے ہوئے کہا کہ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اپنی "کارگزاری" ڈالنے کیلئے منفی کردار ادا کیا۔ رحمت مسیح' سلامت مسیح کے مقدمے سے لیکر "شانتی نگر" کے افسوسناک واقعے تک انہوں نے صورتحال کی یکطرفہ اور متعصبانہ تصویر کشی کرکے اسے سستی شہرت اور دولت کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ انسانی حقوق کے یہ علمبردار ان واقعات کے متعلق مسخ شدہ حقائق کو فوراً" ایمنیسٹی انٹرنیشنل اور امریکہ میں انسانی حقوق کی تنظیموں کے نوٹس میں لے آتے ہیں۔ اس جانبدارانہ تحریر کا انہیں معقول معاوضہ دیا جاتا ہے۔ امریکہ کی وزارت خارجہ کی رپورٹ ہو یا ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی سالانہ رپورٹ' ان کے اعداد و شمار اور بیانات کا اصل سرچشمہ وماخذ پاکستان میں انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹ ہی ہوتی ہے۔ یہ تنظیمیں پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کی مبینہ پامالی کے اکادکا واقعات کو سنسنی خیز بنا کر تو پیش کرتی ہیں لیکن پاکستان میں اقلیتوں کو جو مراعات' سہولتیں اور عزت و احترام حاصل ہے اس کا ذکر کبھی نہیں کرتیں جس سے امریکہ و یورپ میں پاکستان میں اقلیتوں کی صورتحال کے متعلق صحیح معلومات نہیں پہنچ پاتیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے اس منفی کردار کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان تنظیموں میں غیر مسلم (بالخصوص قادیانی) چھائے ہوئے ہیں۔ انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کے پہلے چیئرمین' جسٹس دراب پٹیل تھے۔ جن کا تعلق پارسی اقلیت سے تھا' اور موجودہ چیئرپرسن کے شوہر مسلمہ قادیانی ہیں۔ اس بات سے انکار ممکن نہیں ہے کہ کبھی کبھار مسیحی اقلیت کو پاکستان کی مسلم اکثریت کے ہاتھوں ناانصافی کا سامنا کرنا پڑتا ہو لیکن اگر مجموعی اعتبار سے پاکستان میں مسیحی برادری سے مسلمانوں کے برتاؤ اور انہیں ملنے والی مراعات کو پیش نظر رکھا جائے تو پاکستان کو کسی بھی مہذب' ملک کے سامنے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ فرانس اور برطانیہ اور امریکہ جیسے مہذب ممالک میں مسلم اور سیاہ فام اقلیتوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا جارہا ہے اس کے ساتھ اگر پاکستان میں مسیحی اقلیت کی حالت کا موازنہ کیا جائے تو پاکستانی مسیحی برادری کی حالت بدرجہا بہتر ہے۔ پاکستان میں مسیحی آبادی کا تناسب فرانس میں بسنے والے مسلمانوں کے تناسب سے کہیں کم ہے۔ لیکن انہیں بے حد عزت و احترام دیا جاتا ہی' اب تک امریکہ و یورپ کے کسی بھی ملک کی اعلیٰ عدالت کے جج کے منصب پر کسی بھی مسلمان کو تعینات نہیں کیا گیا۔ جسٹس اے آر کارنیلیس سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ برطانیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حالیہ انتخابات میں ایک مسلمان غلام سرور دارالعلوم کا رکن منتخب ہوا تھا' جس کی رکنیت کو ایک ماہ کے اندر اندر سازش کے ذریعے ختم کرادیا گیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسیحی برادری کو ہمیشہ مستقل نمائندگی دی جاتی رہی ہے۔ مسیحی برادی کے رہنما جے سالک وفاقی وزیر کے منصب جلیلہ پر متمکن رہ چکے ہیں۔ لاہور اور پاکستان کے دیگر شہروں میں انگریزی تعلیم کے معروف ادارے مسیحی تنظیموں کے زیر اثر کام کررہے ہیں۔ کیتھڈرل سسٹم آف اسکول' کانونٹ' سینٹ انتھونی اسکول' سینٹ میری اسکول' سب کی انتظامیہ مسیحی برادری پر مبنی ہے۔ انگریز کے دور میں قائم کئے جانے والے معروف تعلیمی ادارے ایچی سن کالج' کنیئرڈ کالج فار ویمن' کوئن میری کالج ریلوے روڈ وغیرہ اپنے سابقہ ناموں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ کنیرڈ کالج فار ویمن جس میں اعلیٰ طبقے کی لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں اور جسے "فیشن لیڈر" کا درجہ حاصل ہے' ایک مسیحی خاتون ڈاکٹر میرا فیبلوس گزشتہ ۲۴ برسوں سے تسلسل کے ساتھ اس اہم تعلیمی ادارے کی پرنسپل چلی آئی ہے۔ آج سے سات آٹھ ماہ قبل کنیرڈ کالج کو جب خود مختار تعلیمی ادارے کا درجہ دیا گیا تو اس کے بورڈ آف ڈائریکٹر کا چیئرمین لاہور کے بشپ الیگزنڈر ملک کو مقرر کیا گیا۔ اس بورڈ کے ۱۵ ارکان میں سے کم از کم دس کا تعلق مسیحی برادری سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ پنجاب کے دیگر ۵ تعلیمی ادارے جن کو خود مختاری عطا کی گئی ہے ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین یا تو گورنر پنجاب ہیں یا پھر وزیر تعلیم ہیں۔ پاکستان تو پھر بھی ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے امریکہ اور یورپ کے کسی بھی ملک میں کسی معروف تعلیمی ادارے کے بورڈ کی سربراہی کسی بشپ صاحب کو نہیں سونپی جاتی۔ پاکستان میں مسیحی برادری اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ طور پر اپنی عبادت گاہوں میں مذہبی فرائض انجام دیتی ہے کبھی ان سے تعرض نہیں کیا گیا۔ کرسمس کے موقع پر مسیحی ملازمین کو سرکاری سطح پر چھٹی دی جاتی ہے۔ کرسمس کی تقریبات میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد شامل ہوجاتی ہے۔ مسلمان گھرانوں میں لاکھوں چھوٹے درجہ کے مسیحی ملازمت کرتے ہیں' انہیں محض غیر مسلم ہونے کی وجہ سے ملازمت سے سبکدوش نہیں کیا جاتا۔

انسانی حقوق کی ڈھنڈورچیوں کی طرف سے قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کیلئے عام طور پر یہ دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

۱..... قانون توہین رسالت' انسانی حقوق کے منافی ہے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

معاشرہ کی تعمیر کے عناصر اور انسانیت کاملہ کا درس

قرآن و سنت کا اعجاز

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و تعلیم کے مقاصد و نتائج جہاں قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں وہاں صراحتاً" ان چار چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (۱) تلاوت' (۲) تعلیم کتاب' (۳) تعلیم حکمت' (۴) تزکیہ نفوس

ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً" منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمتہ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین○

(سورہ الجمعہ)

ترجمہ: "وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا' جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے' اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے' اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔"

کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم ایتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمتہ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون○ (سورہ البقرہ ع ۱۸)

ترجمہ: "جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے' اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔"

درحقیقت بعثت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) ان چاروں شعبوں پر مشتمل تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دنیا کو نیا آسمانی صحیفہ عطا کیا نیا علم و حکمت عطا کیا۔ اسی طرح نئے اخلاق' نئے جذبات و کیفیات' نیا یقین و ایمان' نیا شوق و ذوق' نئی بلند نظری' نیا جذبہ ایثار' نیا شوق آخرت' نیا جذبہ زہد و قناعت' دنیا کی متاع حقیر اور دولت فانی کی تحقیر' نئی محبت و الفت' حسن و سلوک و ہمدردی' برومواسات (نیکی و ہمدردی)' مکارم اخلاق' اسی طرح سے نیا ذوق عبادت' خوف و خشیت' توبہ و انابت' دعا و تضرع کی دولت عطا فرمائی اور انہیں خصوصیتوں کی بنیاد پر وہ نیا اسلامی معاشرہ اور دینی ماحول قائم ہوا۔ جس کو عہد رسالت اور عہد صحابہؓ کے لفظ سے عام طور پر تعبیر کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ ان مقاصد و نتائج بعثت کے کامل ترین نمائندہ اور بہترین نمونہ تھے۔ اگر ان شعبہائے نبوت کو عام زندگی میں جلوہ گر دیکھنا ہو تو صحابہ کرامؓ کی جماعت کو دیکھ لیا جائے۔

یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور تعلیم ان تمام سعادتوں کا سرچشمہ تھی اور اسی سے پوری زندگی اور قرن اول کا اسلامی معاشرہ وجود میں آیا۔ لیکن اگر اس کے طریق عمل کی تفصیل اور اس کے ذرائع و وسائل کی تحلیل کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس محیرالعقول انقلاب کا ذریعہ اور اس نئے معاشرہ اور نئی امت کی تشکیل کے عناصر اور ارکان یہ تین چیزیں تھیں:

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی' سیرت واخلاق

○ قرآن مجید

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و ہدایات' مواعظ و نصائح اور تعلیم و تلقین۔

اگر غور کیا جائے گا تو معلوم ہوگا کہ بعثت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقاصد و نتائج کے کامل ظہور میں اور جدید امت کی تعمیر و تشکیل میں ان تینوں عناصر و ارکان کا دخل ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ان تینوں کے بغیر ایک مکمل معاشرہ' مکمل زندگی اور ایک ایسی ہیئت اجتماعی جس میں عقائد' اعمال' اخلاق' جذبات' اذواق' رجحانات' تعلقات' صحیح ہوں' وجود میں نہیں آسکتی' زندگی کے لئے زندگی شرط ہے' یہاں دیئے سے دیا جلتا ہے صحابہ کرامؓ اور ان کے صحیح جانشینوں کی زندگی میں ہمیں عقائد و اعمال کے ساتھ جو خالص اسلامی اخلاق اور اس سب کے ساتھ جو اعلیٰ اخلاق ذواق اور گہرے دینی جذبات اور دینی کیفیات نظر آتی ہیں۔ وہ تنہا تلاوت کتاب کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کامل ترین' موثر ترین زندگی کا بھی اثر ہے جو شب و روز ان کے سامنے رہتی تھی' اس سیرت و اخلاق کا بھی نتیجہ ہے جو ان کی آنکھوں کے سامنے تھے' اور ان مجالس اور صحبتوں کا بھی فیض ہے اور ان ارشادات و نصائح و تلقین کا بھی جس سے وہ حیات طیبہ میں برابر مستفید رہتے تھے۔ اس کے مجموعہ سے اسلام کا وہ مزاج خاص وجود میں آیا جس میں صرف قواعد و ضوابط اور ان کی قانونی پابندی نہ تھی۔ بلکہ ان پر عمل کرنے کے محرکات و ترغیبات' اور عمل کی صحیح کیفیات اور روح بھی تھی۔ حدود کی پابندی اور حقوق کی

ادائیگی کے ساتھ لطیف احساسات اور مکارم اخلاق کے دقائق بھی تھے۔

انہوں نے قرآن مجید سے "اقامت صلوۃ" کا حکم پایا تھا۔ اور **الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون** کی تعریف بھی سنی تھی' انہوں نے اس کی صحیح کیفیت معلوم کی' جب آپ کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور آپ کے رکوع و سجود کی کیفیت دیکھی جس کو انہوں نے **نسمع لہ ازیزا کازیز المرجل** (ہم آپ کے سینہ کی آواز اس طرح سنتے تھے جیسے ہانڈی میں ابال آتا ہے) کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید سے سمجھا تھا کہ نماز مومن کا ایک محبوب فعل ہے' لیکن جب تک انہوں نے زبان نبوی سے **قرۃ عینی فی الصلوۃ** (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے) اور بے قراری اور انتہائے شوق و اضطراب کے ساتھ **ارحنی یا بلال** (بلال اذان دے کر مجھے آرام پہنچاؤ) نہیں سنا ان کو نماز کے ساتھ اس عشق و شغف کا اندازہ نہیں ہوا۔ اسی طرح جب تک انہوں نے خاصان امت کے سلسلہ میں **وقلبہ معلق فی المسجد حتی یعود الیہ** (ان کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے' مسجد سے نکل کر جب تک دوبارہ مسجد میں نہیں آتے ان کو چین نہیں آتا) کے الفاظ نہیں سنے' ان کو مسجد اور قلب مومن کا باہمی تعلق معلوم نہیں ہوسکا۔ انہوں نے قرآن مجید میں بار بار دعا کی ترغیب دیکھی تھی' دعا نہ کرنے والوں پر عتاب بھی سنا تھا اور تضرع و ابتہال (گریہ و زاری اور الحاح و اصرار) کے الفاظ و مفہوم سے بھی وہ آشنا تھے' لیکن اس کی حقیقت انہوں نے اس وقت جانی جب انہوں نے میدان بدر میں آپ کو خاک سر پر رکھے یہ الفاظ کہتے سنا کہ **اللھم انشدک ووعدک اللھم ان شئت لم تعبد** (اے اللہ میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں' اے اللہ اگر تو چاہے (اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کرنا) تو تیری عبادت نہ ہو) اور بے قراری کی وہ کیفیت دیکھی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہ دیکھی جاسکی یہاں تک کہ انہوں نے عرض کیا حسبک (یا رسول اللہ کافی ہے) ان کو معلوم تھا کہ دعا کی روح' بندگی اور اپنی عجز و درماندگی کا اظہار ہے اور جس دعا میں یہ جوہر جس قدر زیادہ ہو اسی قدر وہ دعا قیمتی ہے' لیکن بندگی اور عجز و درماندگی کی حقیقت ان کو جب معلوم ہوئی جب انہوں نے عرفات میں آپ کو یہ کہتے سنا:

ترجمہ: "اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے' تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی' میں مصیبت زدہ ہوں' محتاج ہوں' فریادی ہوں' پناہ جو ہوں' پریشان ہوں' ہراساں ہوں' اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں' اعتراف کرنے والا ہوں' تیرے آگے سوال کرتا ہوں' جیسے بیکس سوال کرتے ہیں' تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں' جیسے گناہگار و ذلیل و خوار گڑگڑاتا ہے' اور تجھ سے طلب کرتا ہوں جیسے خوفزدہ' آفت رسیدہ طلب کرتا ہے اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہو۔ اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں' اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کیے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے سے محتاج نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہو جا' اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر' اے سب دینے والوں سے اچھے۔" (کنزالعمال عن ابن عباسؓ)

انہوں نے قرآن مجید میں دنیا کی بے حقیقی اور آخرت کی پائیداری کا ذکر پڑھا تھا اور **ما الحیوۃ الدنیا الا لھو ولعب وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان** (دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا ہے اور آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے) کے الفاظ ان کو یاد تھے' مگر اس کی حقیقت اور عملی تفسیر ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی سے معلوم ہوئی اور آپ کی طرز زندگی اور گھر کے نقشہ کو دیکھ کر ہی وہ سمجھے کہ آخرت کو اصل زندگی سمجھنے کا کیا مطلب ہوتا ہے اور آخرت کو اصل زندگی سمجھنے والوں اور "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ" پر ایمان رکھنے والوں کی خانگی زندگی اور معیشت کیا ہوتی ہے (ملاحظہ ہو معارف الحدیث جلد دوم حصہ کتاب الرقاق زیر عنوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فقر پسندی) اس عملی نقشہ اور اجمالی ترغیب کے ساتھ جب ان کے سامنے ارشادات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جہنم کے شدائد و مصائب اور جنت کے انعامات و لذائذ کی تفصیل اور تصویر آتی تو ان کے اندر خوف اور شوق کی ملی جلی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور ان دونوں کا نقشہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہروقت کھنچا رہتا۔

اسی طرح وہ رحمت' تواضع' خلق' رفق جیسے اخلاق و تعلیمات کے مفہوم سے آشنا تھے صاحب زبان بھی تھے اور قرآن مجید میں صاحب نظر بھی تھے لیکن ان الفاظ کی وسعت' عملی زندگی میں ان کی تطبیق' نیز صحیح عمل ان کو صرف اس وقت معلوم ہوا جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمزور دل' عورتوں' بچوں' یتیموں' غریبوں' بوڑھوں اور اپنے تمام رفقاء و اصحاب' اہل خانہ اور خدام کے ساتھ برتاؤ دیکھا اور آپ کی اس بارے میں ہدایات' وصیتیں اور ارشادات سنے' ان کو عامۃ المسلمین کے حقوق کے ادا کرنے کی اجمالی ہدایت قرآن سے مل چکی تھی مگر اس کی بہت سی صورتیں (مثلاً عیادت مریض' اتباع جنائز' تشمیت عاطس وغیرہ وغیرہ) ایسی تھیں جو شاید لاکھوں انسانوں کے ذہن میں خود نہ آتیں اور

اگر آتیں تو ان کی اہمیت نہ معلوم ہوتی۔ اسی طرح والدین و اہل حقوق کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم قرآن مجید میں پورے شدومد کے ساتھ ہے' مگر کتنے معلمین اخلاق ہیں' جن کا ذہن والدین کے ساتھ حسن سلوک و ادائے حقوق کے اس رفیع و بدیع مقام پر پہنچتا جس کا اظہار حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم **ان من ابر البر بر الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی** (لڑکے کا باپ کے ساتھ حسن سلوک و وفاداری کا بہترین درجہ یہ ہے کہ اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں اور اہل محبت کے ساتھ سلوک کرے) اور کتنے ذہن ہیں جو وفاداری اور شرافت کے اس مقام بلند تک پہنچ سکتے' جس کا اظہار اس روایت سے ہوتا ہے (اور بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے یہاں بکری ذبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پارچے الگ الگ کراتے پھر دو ٹکڑے اپنی مرحومہ بیوی خدیجہ سے میل محبت رکھنے والیوں کے یہاں بھیجتے)

حدیث کے شعبہ معاشرت و اخلاق کی یہ دو تین مثالیں ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ حدیث زندگی کے مختلف شعبوں میں کیسی رہنمائی کرتی ہے اور کیسا نیا علم عطا کرتی ہے اور وہ انسانیت کے لئے کیسا بیش بہا خزانہ ہے۔

دوسری طرف مذاہب و ادیان کی تاریخ کا یہ طویل و مسلسل تجربہ ہے کہ محض ایک اجمالی اور قانونی حکم اور ضابطہ کسی عمل کو اپنی صحیح روح اور کیفیات کے ساتھ وجود میں لانے کے لئے کافی نہیں ہوتا' اور وہ فضا پیدا نہیں کرتا جو اس عمل کو موثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے درکار ہے' مثال کے طور پر اقامت صلوۃ کا اجمالی حکم وہ ذہنیت ماحول اور فضا نہیں پیدا کر سکتا جو نماز کی روح و جسم کی حفاظت' اس کی پابندی اور اس کے صحیح روحانی' ذہنی' قلبی' اجتماعی اور اخلاقی نتائج و اثرات کے بروئے کار آنے کے لئے معاون و مددگار ہے۔ اس کے لئے ان مبادی مقدمات' آداب و ہدایت کی ضرورت ہے جو اس عمل کو مہتم بالشان' وقیع و موثر بنائیں۔ اسی بنا پر نماز کے لئے خود قرآن مجید میں وضو' طہارت' شعور و تعقل' خشوع و خضوع' سکوت و قنوت اور جماعت کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اہل نظر سے مخفی نہیں کہ اس میں ضروری و قابل عمل حد تک جس قدر آداب و فضائل اور خارجی انتظامات کا اضافہ ہوگا' وہ فضا اور ماحول تیار ہوگا' جس میں نماز اپنے پورے ثمرات اور روحانی و اجتماعی و اخلاقی اثرات ظاہر کرے گی۔ اور حدیث و سیرت کا مطالعہ کرنے والے اور ان پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و ہدایت نے اس میں وہ معقول اضافہ کیا ہے جس سے نماز تزکیہ نفس' تربیت اخلاق اور توجہ الی اللہ و انقطاع عن الخلق نیز امت کی تعلیم و تربیت اور نظم و وحدت کا موثر ترین ذریعہ بن گئی ہے' مثلاً" وضو کی نیت و فضیلت اور اس کا استحضار' مساجد کی طرف جانے اور اس کے راستے میں پڑنے والے قدموں کی فضیلت' راستہ کی دعا' مسجد میں داخل ہونے کا ادب و ذکر' **تحیۃ المسجد** یا سنن راتبہ' نماز کے انتظار کی فضیلت اور بیٹھنے کا ادب' جماعت کا ثواب' اذان و اقامت کا ثواب' اقامت کی فضیلت و منصب اور اس کے احکام' امام کے اتباع کی تاکید' صفوں کی ترتیب اور صفوں میں کھڑے ہونے والے آدمیوں کی ترتیب مساجد میں تعلیم و تعلم کے حلقوں کی فضیلت' ذکر کے حلقوں کی فضیلت' مسجد سے نکلنے کا ادب اور اس کا ذکر وغیرہ وغیرہ ظاہر ہے کہ ان فضائل نیز ان آداب و ہدایات کے علم و عمل سے نماز کتنی مہتم بالشان چیز اور تزکیہ و اصلاح' تعلیم و تربیت اور انابت و توجہ الی اللہ کا کیسا موثر ذریعہ بن جاتی ہے' پھر اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کی کیفیت نوافل کے ذوق' قرآن مجید کے پڑھنے میں رقت و محویت کے واقعات کا (جو احادیث میں اہتمام کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں) اضافہ کیجئے' اس مجموعہ سے امت کی نماز کس مقام تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے لئے کیسا ذہن اور روحانی ماحول تیار ہوتا ہے' صوم و زکوۃ و حج کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئے۔ اور حدیث سے ان کے آداب و فضائل معمولات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور واقعات زندگی کو جمع کرکے غور کرنا چاہئے کہ اگر ان عبادات کو ان آداب و فضائل اور واقعات سے مجرد و منقطع کر لیا جائے اور ان کو اس ماحول سے جدا کر لیا جائے جو حدیث ان کے لئے مہیا کرتی ہے اور جو اب حدیث کی بنا پر ان کے ساتھ لازم ہو گیا ہے تو ان کی تاثیر کہاں تک باقی رہتی ہے اور ان میں جذبات کو ابھارنے ذوق و شوق کو پیدا کرنے' استقامت عطا کرنے اور قلب و دماغ کو غذا اور جلا عطا کرنے اور ایک ایسے نئے معاشرہ کی تعمیر کی (جس کے اندر عبادات و تقویٰ و انابت کی روح سرایت کئے ہوئے ہو) کہاں تک صلاحیت باقی رہ جاتی ہے۔

درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور ارشادات و ہدایت (جن کے مجموعہ کا معروف نام حدیث و سنت ہے) دین کے لئے وہ فضا اور ماحول مہیا کرتے ہیں جس میں دین کا پودہ سرسبز و بار آور ہوتا ہے دین کسی خشک اخلاقی ضابطہ یا قانونی مجموعہ کا نام نہیں' وہ جذبات' واقعات اور عملی مثالوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ان جذبات و واقعات اور عملی مثالوں کا سب سے بہتر اور مستند مجموعہ وہ ہے جو خود پیغمبر کی ذات کے متعلق اور اس کے حالات زندگی سے ماخوذ ہو' یہودی اور عیسائی' نیز ایشیاء کے دوسرے مذاہب اس لئے بہت جلد مفلوج

ہو کر رہ گئے کہ ان کے پاس اپنے پیغمبروں کی زندگی کے مستند واقعات اور ایمان آفریں کلام کا مجموعہ محفوظ نہیں تھا۔ اور ان مذاہب کو وہ ذہنی ماحول اور فضا میسر نہیں تھی جس میں پیروان مذاہب' دینی نشوونما و ترقی حاصل کرتے اور مادیت و الحاد کے حملوں سے محفوظ رہتے۔ انہوں نے بالآخر اس کی ضرورت تسلیم کرکے اس خلا کو پیروان مذاہب "پیروان طریقت" کے واقعات و ملفوظات سے پر کیا۔ مگر اس "خانہ پری" نے رفتہ رفتہ مذاہب کو بدعات و رسوم اور نئی نئی تفسیروں کا ایسا مجموعہ بنادیا جس میں اصل مذہب کی تعلیم گم ہو کر رہ گئی۔ ان مذاہب و اقوام کے اپنے پیغمبروں کی سیرت اور مستند واقعات زندگی کے بارے میں بے بضاعتی و تہی دامنی اب ایک مسلمہ حقیقت بن گئی ہے اور اس پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خطبات مدراس' خطبہ تاریخیت)

اسلام کے آخری اور دائمی مذہب ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ یہ حادثہ اس کو پیش نہیں آیا جس ذہنی و روحانی ماحول میں اور جن ذہنی کیفیات کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے زندگی گزاری۔ حدیث کے ذریعہ اس پورے ماحول کو قیامت تک کے لئے محفوظ کردیا گیا۔ بعد کی نسلوں اور صدیوں کے ایک آدمی کے لئے بالکل ممکن ہے کہ حدیث کے ذریعہ وہ اپنے ماحول سے اپنا رشتہ منقطع کرکے دفعتا" اس ماحول میں پہنچ جاتے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس موجود ہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف تکلم اور صحابہ کرامؓ گوش بر آواز ہیں جہاں اس کا بھی اندازہ ہوسکتا ہے کہ ایمان کس طرح اعمال و اخلاق و یقین آخرت کس طرح کی زندگی پیدا کرتا ہے۔ یہ ایک دریچہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی' آپ کے گھر کا نقشہ' آپ کے رات کے معمولات' آپ کے گھر والوں کی معاشرت اپنی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے' آپ کے سجود کی کیفیت آنکھوں سے اور آپ کی دعا و مناجات کا زمزمہ کانوں سے سنا جاسکتا ہے' پھر جو آنکھیں آپ کی آنکھوں کو اشکبار اور قدم مبارک کو متورم دیکھیں' اور جو کان پوچھنے اور سوال کرنے پر یہ آواز سنیں کہ **افلا اکون عبدا" شکورا"** (کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟) وہ غفلت کا کس طرح شکار ہوسکتے ہیں' جن کی آنکھوں نے کاشانہ نبوت میں دو دو مہینے چولہا گرم ہوتے نہیں دیکھا۔ جنہوں نے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا اور پشت مبارک پر چٹائی کے نشانات پڑے ہوئے دیکھے' جس نے سونے سے بےقراری کے ساتھ صدقہ کا بچا ہوا سونا راہ خدا میں خرچ ہوتے دیکھا' جس نے مرض وفات میں چراغ کا تیل پڑوسی کے گھر سے قرض آتے دیکھا' اس پر دنیا کی حقیقت کیسے چھپ سکتی ہے' اور زہد کا جذبہ اس کے اندر کیسے ابھر نہیں سکتا؟ جس نے آپ کو اپنے گھر والوں کی خدمت' اپنے بچوں کے ساتھ محبت' اپنے خادموں کے ساتھ رعایت اور اپنے رفقاء کے ساتھ عنایت اور اپنے دشمنوں کے ساتھ تحمل فرماتے ہوئے دیکھا وہ مکارم اخلاق اور انسانیت کاملہ کا درس اس در کو چھوڑ کر اور کہاں سے لینے جائے گا؟

پھر اس ماحول میں صرف کاشانہ نبوت ہی کا دروازہ نہیں کھلا ہوا ہے' جس سے دیکھنے والوں کو یہ سب نظر آتا ہے' بلکہ صحابہ کرامؓ کے گھروں کے دروازے بھی کھلے ہوتے ہیں' اور ان کے گھروں کی زندگی و معاشرت' ان کے دلوں کی تپش' ان کی شبوں کا گداز' ان کی بازاروں کی مصروفیت اور مسجدوں کی فراغت' ان کی بے نفسی و للہیت اور ان پر نفس انسانی کے حملے' ان کا انقیاد کامل اور ان کی بشری لغزشیں سب عیاں ہیں' یہاں ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ایثار کا واقعہ بھی آنکھوں کے سامنے گزرتا ہے اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے غزوہ تبوک سے پچھڑجانے کا قصہ بھی پیش آتا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا قدرتی ماحول ہے جس میں زندگی اپنے پورے تنوعات و حقائق اور انسانی فطرت اپنے تمام خصائص کے ساتھ موجود ہے اور حدیث نے اس کا پورا عکس لے کر قیامت تک کے لئے دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ کردیا ہے۔

قرآن مجید کے ساتھ عہد نبوی کی اس تصویر کا باقی رہنا اور نبوت کے کلام اور ماحول کا محفوظ رہنا اسلام کا اعجاز اور اس کا ایسا امتیاز ہے جس میں کوئی امت اس کی شریک و سہیم نہیں' ایک ایسا مذہب جس کو قیامت تک باقی رہنا اور تمام آنے والی نسلوں کو عملی نمونہ اور عمل کے جذبات و محرکات اور قلب و دماغ کی غذا فراہم کرنا ہے' ماحول کے بغیر نہیں رہ سکتا' یہ ماحول حدیث کے ذریعہ محفوظ ہے' تدوین حدیث کی تاریخ پڑھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک اتفاقی امر اور دور متاخر کی کوئی جدت نہیں ہے' صحابہ کرامؓ کا عہد نبوی ہی میں کتابت حدیث کی طرف متوجہ ہونا اور بہت بڑی تعداد میں احادیث کا محفوظ کرلینا' پھر ثانی کے آخر دور میں تابعین کا تدوین و ترتیب کی طرف توجہ کرنا' پھر ایران و خراسان و ترکستان کے طالبین علم کے سمندر کا امنڈ آنا' اس کا جمع و حفظ حدیث سے عشق و شغف ان کا غیر معمولی حافظہ ان کا عزم و عالی ہمتی' پھر اسماء رجال و فن روایت مجتہدین کا پیدا ہونا جن کو اس کا ملکہ راسخہ اور بصیرت کاملہ حاصل تھی۔ پھر ان کا انہماک و خود فراموشی' پھر امت کی حدیث کی طرف توجہ اور اس کی عالم اسلام میں مقبولیت اور اشاعت یہ سب واقعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ جمع قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ کو اس "صحیفہ زندگی" کو محفوظ کرنا مقصود

تھا۔ اسی کی بدولت حیات طیبہ کا امتداد اور تسلسل باقی رہا اور امت کو اپنے ہر دور میں وہ روحانی' ذوقی' علمی و ایمانی میراث ملتی رہی' جو صحابہ کرامؓ کو براہ راست حاصل ہوئی تھی' اس طرح صرف عقائد و احکام ہی میں "توارث" کا سلسلہ جاری رہا۔ حدیث کے اثر سے عہد صحابہؓ کا "مزاج و مذاق" ایک نسل سے دوسری نسل اور ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ تک منتقل ہوتا رہا۔ اور امت کی طویل تاریخ میں کوئی مختصر سے مختصر عہد ایسا نہیں آنے پایا۔ جب وہ "مزاج و مذاق" یکسر ناپید اور معدوم ہوگیا ہو' ہر دور میں ایسے افراد رہے ہیں جو صحابہ کرامؓ کے مزاج و مذاق کے حامل کہے جاسکتے ہیں۔ وہی عبادت کا ذوق' وہی تقویٰ و خشیت' وہی استقامت و عزیمت' وہی تواضع و احتساب نفس' وہی شوق آخرت وہی دنیا سے بے رغبتی' وہی جذبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر وہی بدعات سے نفرت اور جذبہ اتباع سنت جو حدیث کے مطالعہ و شغف کا نتیجہ ہے یا ان لوگوں کی صحبت و تربیت کا فیض ہے' جنہوں نے اس مشکوٰۃ نبوت سے روشنی حاصل کی ہو' اور اس میراث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حصہ پایا ہو' امت کا یہ ذہنی و مزاجی توارث قرن اول سے اس چودہویں صدی ہجری کے عہد انحطاط و مادیت تک برابر قائم ہے' اور سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک اور امام احمد بن حنبل سے لے کر مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی' مولانا رشید احمد گنگوہی' اور مولانا عبداللہ غزنوی رحمتہ اللہ علیہم تک کی زندگی اور سیرت و اخلاق میں اس کا پر تو صاف نظر آتا ہے [illegible] جب تک حدیث کا یہ ذخیرہ باقی' اس سے استفادہ کا سلسلہ جاری اور اس کے ذریعہ سے عہد صحابہ کرامؓ کا ماحول محفوظ ہے دین کا یہ صحیح مزاج و مذاق جس میں آخرت کا خیال دنیا پر' سنت کا اثر رسوم و رواج پر' روحانیت کا اثر مادیت پر غالب ہے باقی رہے گا اور کبھی اس امت کو دنیا پرستی' سرتاپا مادیت انکار آخرت اور بدعات و تحریفات کا پورے طور پر شکار نہیں ہونے دے گا بلکہ اس کے اثر سے ہمیشہ اس امت میں اصلاحی و تجدیدی تحریکیں اور دعوتیں اٹھتی رہیں گی' اور کوئی نہ کوئی جماعت حق کی علمبردار اور سنت و شریعت کے فروغ کے لئے کفن بردوش رہے گی۔ جو لوگ امت کو زندگی ہدایت اور قوت کے اس سرچشمہ سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور اس میں اس ذخیرہ کی طرف سے بے اعتمادی اور شک و ارتیاب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ امت کو کیا نقصان پہنچا رہے ہیں اور اس کو کسی عظیم سرمایہ اور کتنی بڑی دولت سے محروم کررہے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ اس امت کو اسی طرح سے "محروم الارث" منقطع الاصل اور آوارہ کردینا چاہتے ہیں جس طرح یہودیت اور عیسائیت کے دشمنوں یا حوادث روزگار نے ان عظیم مذاہب کو کردیا۔ اگر وہ سوچ سمجھ کر ایسا کررہے ہیں تو ان سے بڑھ کر اس امت اور اس دین کا دشمن کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ پھر اس "مزاج و مذاق" کو دوبارہ پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں جو صحابہ کرامؓ کا امتیاز تھا اور جو یا تو کامل طور پر براہ راست صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوسکتا ہے' یا بالواسطہ حدیث' کے ذریعہ جو اس عہد کا جیتا جاگتا مرقع اور حیات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بولتا چالتا روزنامچہ ہے اور جس میں عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیفیات بسی ہوئی ہے۔ (ماخوذ از مقدمہ معارف الحدیث جلد دوم)

بقیہ : قانون توہین رسالت

۲..... اس قانون کے تحت بے گناہ غیر مسلموں کے خلاف بے بنیاد مقدمات قائم کرکے ان کے ساتھ ناانصافی کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

۳..... انتہاپسند بنیاد پرست مسلمان اس قانون کا غلط استعمال کرسکتے ہیں۔

حقائق و واقعات کا معروضی جائزہ لیا جائے تو مندرجہ بالا دلائل بے حد نامعقول اور بے بنیاد نظر آتے ہیں۔

انسانی حقوق کی آڑ میں امت مسلمہ کے خلاف مذموم سازش کا جال بنا جارہا ہے۔ قانون توہین رسالت کسی بھی اعتبار سے انسانی حقوق کے منافی نہیں ہے' بلکہ یہ انسانی حقوق کی روح اور فلسفے کے عین مطابق ہے۔ اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر جو ۳۰ دفعات پر مشتمل ہے' اس کا آغاز ہی ان تمہیدی الفاظ سے ہوتا ہے۔

"ہرگاہ کہ نوع انسانی کے جملہ افراد کی فطری تکریم اور ان کے مساوی اور ناقابل انتقال حقوق دنیا میں آزادی' انصاف اور امن کی بنیاد ہیں۔"

اور اس چارٹر کی پہلی شق کے یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیے:

"تمام انسان آزاد اور تکریم و حقوق کے لحاظ سے برابر ہوتے ہیں۔ انہیں پیدائشی طور پر عقل اور ضمیر عطا کیا جاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہئے۔"

اگر مندرجہ بالا جملوں کے پس پشت کارفرما مقاصد کی روح کو سامنے رکھا جائے تو کہنا پڑتا ہے کہ "نوع انسانی کے جملہ افراد کی تکریم" میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کو اولین درجہ عطا کیا جانا چاہئے۔ انسانی تاریخ میں وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی انسان فضیلت' بزرگی' اور عزت و منزلت میں بڑھ کر نہیں گزرا ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ انصاف پسند اور غیر متعصب غیر مسلم مورخین نے بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل ترین انسان قرار دیا

باقی آئندہ

عبدالقادر حسن کے نام کھلا خط

محترم جناب عبدالقادر حسن صاحب
اسلام علیکم!

آپ کا مضمون بعنوان "شعلہ گل سے لپٹا ہوا شریف جنجوعہ" بتاریخ ۱۹ اپریل ۹۸ء نظر سے گزرا۔ آپ نے قادیانی دوست کی حمایت میں پوری مسلم امہ کو مورد الزام قرار دیا کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے ہیں اور "ہم اسلامی انصاف سے بہت دور چلے گئے ہیں۔"

میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو قادیانیوں کے بارے میں صحیح حقائق کا علم نہیں ہے ورنہ آپ مسلمانوں پر ناانصافی کا الزام عائد نہ کرتے' میں مختصراً" ان کے عقائد کے بارے میں عرض کرتا ہوں:

۱۔ یہ فرقہ انگریز کا پروردا ہے' برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں سرکاری سطح پر ان کی حمایت کرتی ہیں۔ آخر کیوں؟ غور فرمائیں یہ فرقہ جہاد کا مخالف ہے۔ غلام احمد صاحب نے مسلمانوں میں اسلام کی تبلیغ سے اپنی تحریک کا آغاز کیا' بعد میں نبوت کا فتنہ کھڑا کر کے اپنا دھڑا مسلم امہ سے الگ کر لیا۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شب خون مارا' یہ کام انگریز کے اشارے پر کیا گیا۔

۲۔ یہ فرقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا۔ یہ غلام احمد قادیانی کو نبی کا درجہ دیتے ہیں' ان کا عقیدہ ہے کہ غلام احمد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل میں اسلام کے احیاء کے لئے دوبارہ پیدا کئے گئے ہیں۔ (نعوذباللہ)

۳۔ ہر قادیانی ایک مبلغ ہوتا ہے' جنجوعہ صاحب نے آپ کو دعوت کھلا کر تحفے تحائف دے کر متاثر کیا ہے اور آپ کی ہمدردی حاصل کی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جنجوعہ صاحب اپنے عقائد کے مطابق آپ کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کی نظر میں پوری مسلم امہ (ایک ارب مسلمان) کافر ہیں۔

۴۔ موجودہ سربراہ جناب مرزا طاہر صاحب اپنے ٹی وی چینل پر پاکستان کے قانون اور ہم مسلمانوں پر ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں اور حکومت پاکستان اور مسلمان اس کو برداشت کرتے ہیں۔ پاکستان میں قادیانی حضرات کو جتنی مراعات اور آسائش فراہم ہیں وہ سب آپ کے علم میں ہیں' یہ لوگ حکومت پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور تجارتی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش ہیں۔

۵۔ اگر ان کو مسلم امت کے ساتھ ہمدردی ہے تو انہوں نے مسلم امت سے اپنے آپ کو الگ کیوں کر لیا؟ حکومت پاکستان نے ان کو اقلیت قرار دیا اور دنیا کی کسی مسلمان حکومت نے ان کو مسلمان تسلیم نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے باطل عقائد کی وجہ سے مسلمانان عالم ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور ان کا تعاقب جاری رہے گا تا قیامت۔ (انشاء اللہ)

۶۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ جنجوعہ صاحب اور قادیانی حضرات کو سمجھائیں کہ وہ مسلمان امہ کے خلاف کر کام نہ کریں۔ فتنہ قادیانیت کو ختم کریں' مسلمانوں کو کافر نہ کہیں' ہم تمام مسلمان ان کو گلے لگانے کے لئے تیار ہیں' آپ اس مشن پر کام کریں۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے خوش ہوں گے اور آپ کی شفاعت فرمائیں گے۔

آپ کے لئے بہت سی دعائیں
وحید احمد صدیقی' کراچی

آزاد نظم

حضور میرے حضور
میں وہ کہ آپ کے سرچشمہ محبت سے
مقام شرم کہ اب تک رہا ہوں دور ہی دور
میں تشنگی کا شکار
کئی سراب تھے جن کی طرف لپکتا رہا
یونہی بھٹکتا رہا
مرے ضمیر میں رستے ہوئے کئی ناسور
ہوس کے دیر کا میں اک مہاجر بے کس
بہت سی صدیوں کا صحراء کیا ہے میں نے عبور
لہولہان قدم' تن کا انگ انگ ہے چور
مجھے بدست کرم بڑھ کر تھام لیجئے حضور!
میں واں سے آیا ہوں ہر گام ٹھوکریں کھا کر
جہاں پہ چاروں طرف
پڑے ہیں عظمت انساں کے نقش چکنا چور
محبتوں کے چھلاوے مروتوں کے فریب
ہر آدمی ہے حقیقت میں آدمی سے نفور
شکار ظلم تمدن ہیں مرد و زن کے ہجوم
نیا جہاں' نئے مزدور ہیں نئے فغفور
کسی کے ہاتھ میں مال و منال کے ترکش
ہے تیغ جاہ سے خوں ریز کوئی مست غرور
فراعنہ کی خدائی کا غلغلہ قائم
نہ واں کوئی ید بیضا' نہ کوئی شعلہ طور
مجھے بدست کرم بڑھ کر تھام لیجئے حضور!

نعیم صدیقی

اخبارِ ختمِ نبوّت

شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے عید ملن پارٹی کا اہتمام

رپورٹ عابد حسین بھبھور (نمائندہ خصوصی) مورخہ ۲ اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم میں شبان ختم نبوت کا اجلاس صدر شبان جناب وسیم صاحب کی صدارت میں ہوا' جس میں فیصلہ کیا گیا کہ وکیل ختم نبوت محترم جناب امام بخش بلوچ کے اعزاز میں عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا جائے۔ اس فیصلہ کی توثیق ۳ اپریل بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے جنرل اجلاس میں کی گئی' چنانچہ حسب فیصلہ مورخہ ۱۰ اپریل ۹۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا اس تقریب کا آغاز حافظ محمد زاہد حجازی کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا ابو طلحہ راشد مدنی نے وکلاء ختم نبوت جناب عبدالحکیم کھوسو صاحب اور جناب امام بخش بلوچ صاحب کی قادیانیت کے خلاف قانونی میدان میں لڑی جانے والی جنگ کا ذکر کیا اور ان کی خدمات پر شبان ختم نبوت کے ہر نوجوان کی طرف سے انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کے ایمان اعمال محبت رسول اور جان' مال' عزت و آبرو میں بے انتہاء برکت کی دعا کی تقریب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء علامہ احمد میاں حمادی صاحب' جناب عبدالحکیم کھوسو صاحب' جناب امام بخش بلوچ اور جناب عبدالرشید صاحب' شیخ جناب غلام قادر عمرانی اور ٹنڈو آدم کے نوجوانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی تقریب کے اختتام پر تمام حاضرین کے لئے فروٹ اور مشروبات کا اہتمام کیا گیا۔

ان پڑھ مسلمانوں کو قادیانی لکھنے پر دس سال بامشقت قید اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا

کبٹ (نمائندہ خصوصی) ان پڑھ مسلمانوں کو قومی ڈیٹا فارم میں قادیانی لکھنے والے قادیانی کو خصوصی عدالت حیدر آباد میرپور ڈویژن کے جج جناب سلیم احمد نے وحید قادیانی کو جرم ثابت ہونے پر دفعہ ۲۹۵۔الف ایکٹ ۱۹۹۷ء کے تحت دس سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے عدم ادائیگی پر مزید ایک سال سزا کاٹنی ہوگی۔

تفصیلات کے مطابق گولارچی شہر کے قریب دیہات ۵۶ دیہہ و بہار کے چند دیہاتی مسلمانوں کے ۸ مارچ کو وحید قادیانی نے قومی ڈیٹا فارم پر کئے اور ان میں ان کو مذہب کے خانہ میں قادیانی لکھا' جب یہ مسلمان فارموں کی تصدیق کے لئے ایک مقامی ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے ان کے فارموں میں قادیانی لکھا دیکھا تو ان سے معلوم کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو اس پر انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ڈاکٹر موصوف نے ان کو بتایا کہ یہاں تو آپ کو قادیانی لکھا ہوا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع جب گولارچی شہر کے مسلمانوں کو ہوئی تو اس پر پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا علماء کرام و خصوصاً" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے حالات کو سنبھالنے کی خاطر انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ گولارچی کے تمام مسلمانوں نے پورے شہر میں ہڑتال کی کال دے دی تو ۱۲ مارچ جمعرات کے دن پورا شہر گولارچی قادیانیوں کے خلاف بند تھا' شہر میں جلسہ جلوس ہوا' ضلعی انتظامیہ جناب ڈی سی صاحب' جناب ایس پی صاحب' موقع پر تشریف لائے اور مقامی انتظامیہ کو فوری کارروائی کا حکم دیا۔ یوں قادیانی وحید کو دفعہ ۲۹۵ الف کے تحت گرفتار کیا اور مقدمہ خصوصی عدالت حیدر آباد منتقل کر دیا گیا۔ ۱۶ مارچ کو خصوصی عدالت میں وحید قادیانی کا چالان پیش ہوا مقدمہ مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے ۱۴ اپریل کو سماعت ہوئی۔ ۱۴ اپریل کو مدعی علو بھبھور بکھر اور میر محمد کے بیانات ہوئے ان کے بعد جناب ڈاکٹر عبداللطیف اور ایس ڈی ایم جناب محمد صادق اچڑ صاحب کے عدالت میں بیانات ہوئے اور سماعت ۱۵ اپریل پھر شروع ہوئی' جناب ایس ایچ او عبدالرحیم خاص خیلی صاحب اور محمد سعید انجم ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے بیانات ہوئے ۱۶ اپریل کو قادیانی وکیل نے اس کیس پر بحث کی اس کے جواب میں عدالت کے سرکاری وکیل جناب گل محمد ابڑو صاحب پیش ہوئے اور مسلمانان اسلام کی وکالت کا خوب حق ادا کیا۔ بحث ہونے کے بعد فیصلہ کی تاریخ ۲۱ اپریل متعین کی گئی' ۲۱ اپریل کو فیصلہ ہوا جس میں فاضل عدالت نے

وحید قادیانی کو ۲۹۵ الف کے تحت دس سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی اب جب جرم ثابت ہوچکا ہے' دیکھنا ہے کہ حکومت پاکستان اس کیس کو کس نظر سے دیکھتی ہے آیا حکومت پاکستان ان قادیانیوں کو اسلام اور ملک دشمنی کی بناپر سزادیتی ہے یا نہیں اور اس واقعہ کی تحقیق کراتی ہے یا نہیں ہماری صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب سے درخواست ہے کہ قادیانیوں پر خصوصی نظر رکھیں تاکہ قادیانی ان پڑھ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش نہ کرسکیں۔

ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر بن چکی ہے

گولارچی (نمائندہ خصوصی) ذلت اور رسوائی قادیانیت کا مقدر بن چکی ہے' وہ دن دور نہیں کہ قادیانیت کے وجود سے سرزمین پاک ہوجائے گی ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے گزشتہ دنوں گولارچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا مولانا صدیقی نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف خصوصی عدالت کا ایک اہم فیصلہ ہے اس فیصلے سے عدالت عالیہ کا وقار بلند ہوا ہے' گولارچی جماعت کے امیر مولانا حکیم محمد عاشق نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے ناظم اعلیٰ جناب محمد سعید انجم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب قادیانیوں کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو وہ خلوص نیت کے ساتھ مسلمان ہوجائیں یا اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں' جامع مسجد مدینہ گولارچی کے خطیب مولانا عبدالخبیر ہزاروی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو سوچنا چاہئے کہ ہم کس کی پیروی کررہے ہیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروکار جہنم کی طرف جارہے ہیں' اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست صوفی حمید اللہ آفریدی کی صدارت میں ہوا تلاوت قرآن سید علی حید شاہ صاحب نے کی' اجلاس میں حکیم محمد عاشق' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' محمد اسلم مجاہد' فقیر محمد ٹیپو' سید علی حیدر شاہ' عبدالمجید گل' محمد صفدر گجر' حاجی اللہ بچایا میمن' حاجی ملک فضل کے علاوہ دیگر کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔

گولارچی میں قادیانیوں کو زبردست شکست

گولارچی (نمائندہ خصوصی) تعلقہ گولارچی میں قادیانیوں کو زبردست شکست اٹھانا پڑی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کی خصوصی کمیٹی حاجی ولی محمد آرائیں' حاجی بلال' حاجی ریاض احمد' حاجی اللہ بچایا میمن' سید عبدالرحمٰن شاہ عرف ناتھن شاہ' ملک فضل صاحب' جناب محمد حنیف آرائیں اور مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ایک بیان میں کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کی خصوصی کمیٹی نے وحید قادیانی کو دس سال سزا قید بامشقت ہونے پر تمام مسلمانوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ قادیانیت کی رسوائی اور مسلمانوں کی فتح صرف اور صرف امت مسلمہ کے اتحاد سے ہوئی ہے۔ مجلس کی اس کمیٹی نے تمام مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ قادیانیوں کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رکھیں تو وہ دن دور نہیں جب قادیانیوں کا وجود ہی بالکل ختم ہوجائے گا۔

○

ہفت روزہ "ختم نبوۃ" انٹرنیشنل

ہفت روزہ "ختم نبوۃ" انٹرنیشنل خالصتاً" تبلیغ دین اور عقیدہ ختم نبوت کا علمبردار ہے اس لئے اس کی زرتعاون مناسب رکھی گئی ہے تاکہ کسی فرد پر بوجھ بھی نہ ہو اور رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ میں باآسانی حصہ بھی لے سکیں۔ امید ہے آپ ہفت روزہ "ختم نبوۃ" کو پسند فرمائیں گے اور مفید مشوروں سے بھی نوازیں گے۔

"ختم نبوۃ" کا خود مطالعہ کریں اور اپنے احباب کو ترغیب دے کر خود بھی ممبر بنیں احباب کو بھی ممبر بنائیں' مالی طور پر ہفت روزہ "ختم نبوۃ" کو مستحکم بنانے کے لئے تجارتی اداروں کو اشتہار دینے کی ترغیب دیں۔

(نوٹ) ایجنسی لینے والے احباب کو خصوصی رعایت دی جائے گی۔ (ادارہ)

○ ○ ○

کیا مرزا قادیانی کی ۵۰ الماریوں میں سے صرف دو صفحات کا عکس

کوئی قادیانی باپ اپنے نوجوان بیٹے‘ بیٹیوں اور کوئی بھائی اپنی بہنوں کے سامنے یہ صفحات پڑھ سکتا ہے؟

اس لئے وہ باوجود اپنے طور کے وجد اور رقص اور اشعار خوانی اور سرود وغیرہ کے رحیم خدا کے تعلق سے سخت بے نصیب ہوتے ہیں اس نطفہ کی طرح ہوتے ہیں جو آتشک کی بیماری یا جذام کے عارضہ سے جل جائے اور اس قابل نہ رہے کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے۔ میں رحم اور رحیم کا تعلق یا عدم تعلق ایک ہی بنا پر ہے صرف روحانی اور جسمانی عوارض کا فرق ہے‘ اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی عوارض کی رو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت خشوع جو نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے عوارض ذاتیہ کی وجہ سے جیسے تکبر اور عجب اور ریا یا اور کسی قسم کی فسونت کی وجہ سے یا شرک سے‘ اس لائق نہیں رہتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے پس نطفہ کی طرح تمام فضیلت روحانی وجود کے قول مرتبہ کی جو حالت خشوع ہے رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے جیسا کہ تمام فضیلت نطفہ کی رحم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے۔ پس اگر اس حالت خشوع کو اس رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں اور نہ حقیقی تعلق پیدا ہو سکتا ہے تو وہ حالت اس گندے نطفہ کی طرح ہے جس کو رحم کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا نہیں ہو سکتا اور یاد رکھنا چاہئے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لئے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت نزول پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ جسمانی عالم میں ایک کمالی لذت کا وقت ہوتا ہے لیکن تاہم فقط اس قطرہ منی کا اندر گرنا اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحم سے اس نطفہ کا تعلق بھی ہو جائے اور وہ رحم کی طرف کھینچا جائے‘ پس ایسا ہی روحانی ذوق شوق اور حالت خشوع اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحیم خدا سے ایسے شخص کا تعلق ہو جائے اور اس کی طرف کھینچا جائے بلکہ جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی نہ ہی لذت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ پس ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع خضوع اور حالت ذوق و شوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع اور خضوع شرکوں اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرام کار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے حالت خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی‘ استعداد ہے ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہی مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گے کہ حمل ضرور ہو گیا ہے پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کے لئے کوئی لازمی علامت نہیں ہے۔ (ابتدائی حالت میں خشوع اور وقت کے ساتھ ہر طرح کے لغو کام جمع ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ میں رونے کی عادت بہت ہوتی ہے اور بات بات میں ڈر جاتا اور خشوع اور انکسار اختیار کرتا ہے مگر باایں ہمہ بچپن کے زمانہ میں طبعاً“ ہنساں بہت سے لغویات میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور سب سے پہلے لغو باتوں اور لغو کاموں کی طرف ہی رغبت کرتا ہے اور اکثر لغو حرکات اور لغو طور پر کرنا اور اچھلنا ہی اس کو پسند آتا ہے جس میں بسا اوقات اپنے جسم کو بھی کوئی صدمہ پہنچا دیتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ انساں کی زندگی کی راہ میں فطرتاً“ پہلے لغویات ہی آتے ہیں اور بغیر اس مرتبہ کے طے کرنے کے دوسرے مرتبہ تک وہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ پس طبعاً“ پہلا زینہ بلوغ کا بچپن کے لغویات سے پرہیز کرتا ہے سو اس سے ثابت ہے کہ سب سے پہلا تعلق انسانی سرشت کو لغویات سے ہی ہوتا ہے۔)

REGD. NO. SS-160

KHATM-E-NUBUWWAT

ہفت روزہ ختم نبوت

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

- ○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔
- ○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوت

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم۔اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340